







بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين



عجی تھن کہ حسنی پر تھی  
کہ انگریزوں کے جو تھی

بسم الله الرحمن الرحيم

ملاست تو بیاضا قالو بی نام بیتر  
ہی برودش پہونکی ہزارت کم تر  
سجیا و شہر پہونکو کھم نہ  
مور و مچ کے لیل و شب و طبر و اسن  
ہی امتہا کرم کسبیر مردم تر  
نہایت کہ کلا دغل کی بر کجا جہ  
ہونا بندہ و خجے کام تر  
نادر و کر و غزل یہ کتاہ او کلا کی  
سوز نہا پہچنا و کلا کی  
شک لای سوہنو کافر حق پہ کلام تر  
یہ میم تر بہ اند طراہ  
نام تر



بیدار کیا خدا نے سبھی کو تیری خاطر اس واسطی پہنچا دیا فیض عام تیرا

از کجی کو تیرے بھتی مطلق نہیں ہوتا ہے سبھی کوں سے عالم مقام تیرا

صاف تر خاطر پیدا کیا ہے اسکو گھر پہ پہنچا دیا ہے ہر رویت انکو

روز جزا میں اسکو تو بھیج دیتا ہے بندہ جو ہی ہے اور اعظم بندہ

ایسے ہی کیا مقابلہ تیری مروت کو دیکھ کر صورت کو تیری شکر و ستائش

ایک محکوم نہایت ہے مرید حال میر ورنہ جسے محکوم دیکھا ہو کسی پریشان

ابتری میں پہنچا دیا ہے شک کی باقی کیا لکھی اسکی گئی ہے ہر کا وہ ہر کا وہ

دل لگانی سے مرید اسواہ کا ضرر غم تو یہ محکوم میرے دل کا ہے نقہ

بیشہ غزل اب دور ہے کہ اس محکوم

نہ یق اس تیری غزل خوانی کا رنگ نہ ہوا

بحر میں جھلک رہے دل ناکھ اچانک ہوا  
پیشین کسی نہ ہوئے نہ جوئے نہ

پیرنہین کے سر ہوتا ہے جو کہ

اگر خدا و رحمت آید میری حال بہتر ہوگی۔ یہی مانی رہی ہے وہ کامن ہو

جوتہ بی بی مانی ایسی تھو کہ سامن سو

صحیح و متکامل ہے کہ میں نے یہاں لکھا ہے

سچ بتاؤ گے اس لئے کہ تم کو تباہی سے بچاؤں

دیکھو مخلوق کو دین کا کم ہوسو رہا ہے      رشتہ بین محبوب و مخلوق دیکھو

رشتہ بین مجنوں و مخلوق دیگر

کہیں لایا او سکو : میرے فرائض کا

در نہایت محبت و درمان : سوا

رکتہ ہی تولیت ہے کوئی نام ہمارا قاصد کے خط سے پیغام ہمارا

اصدق کے لئے پیغام ہمارا

دیکھ آئی تھی کچھ خط کو وہ کہی ہے ظاہر ہے اسے غارتہ انجا ہمارا

ماہرہ اس فنکار سے انجا ہمارا

بہر دلجو و مانتھا تو ہم کیا گب و نہی کیا پہوں یہ یکے دل آرم ہمارا

یہاں یہ ایک دل آرم ہمارا

بول نہیں دیتے ہو سید ہم یہ سنیں کیونٹو موقوف کیے دن اس کے انعام سارا

نیفوف کے دن کہ ہے انعام سمار

ایمان و دل و دین و شور و فرد و شو  
سستی بنو تا بپیر انجام ہمار

وہ کوئی محبت میں عشق یافتہ  
مذکور میں صبح ستارہ ہمار

ایک غزل اور لبیں سوچ کی

تاریخیں یکجہد ہی نام ہمار

برائی خوش ہوئی کہیے کام ہمار  
منظور اگر مکتوب آرام ہمار

بغلام میں دیکھا یہ پہلو کہ نہ ہو  
رہنا نظر انا نہیں اسلم ہمار

کو جی تیری رہتی ہیں بر تو نگاہ  
مجھے لیا آئی ربام احمد

آئنا یقین کہ ہوزبان دار کی ایند  
کہا تاہ قسم وہ خوب کام ہمار

کہ ساعز لیر کو متباتہ پر اپنے  
کہتا تھا یہی ساقی کل فام ہمار

اناہ نظر السین ہ عالم کا عمارت  
کہم بر دم کی کچھ جسم کی نہیں جام ہمار

سربا تہی ہوتے ہیں خفا سے وہ

اون پاسی سویم جائین سو کیا کام بہار

گیا ہوا درستی، وقیدہ و غنہ میں عاقبت طہی مارو نورش موریہ

کب شفا پاکی پہلا اوئے پہلا دن دیکھ بکھار عشق کے آزار سے بخور ہوا

باز آئی ہے نیسی تھوڑی مزگان لوگ گرجہ خمیو سے بہ دل خانہ زہور ہوا

وہ منہ اور سے تو عینے دیا اور کور دل و طریق اوٹھا ہوا بیاہرے ستور ہوا

ہوئے عاشق نویر عشق کو یہ بوجھ کون اس میں نشہ ہوا ایسے شہور ہوا

وہ فریاد کی نہت عجیب غیبی سے یہ شہور اسطرح بدشوار ہوا

اسی زمین میں عزت الگ اور یہ للہ

مغورے طبع کو تیری ہے بہ بہت زور ہوا

شخص سے جو غیب وہ مخمور ہوا  
تاہم سے اور کیا مرا شیشہ دل پر ہوا

بدکار انہوں نے میرے مجھے لاکھوں سال  
وہ پورے طور سے مرے ایک تری دور ہوا

کیونہی حال ہر روز نکلا وہ خوف  
دل ہو یا مال ہر گز اس سے منہ ہوا

کچھ لای ہوا اپنے بکشتی دل پہان  
ہاے صد تری شجوت یہ ہے مگر ہوا

ہی ہوں وہ کوہِ عشق کی محسوس  
اس سے ہر شکستہ طور ہوا

دور طاری ہوں باطن میں ہوں  
دور وہ شخص ہے ہوا کے تیر دور ہوا

ہوئی سیر کے رواد دار منہ ملک

پہنچا جو حالت بکترس وہ منہ ہوا

غیر از عرف اس انکسور دیا  
دسمن او سکور دیا انشا پر ہوا

دراغ دل کو شبنم جیسا پہلو پارنگ  
کد کوکب اسطیغ سے شبنم شبنم ہوا

دکھ

یوسف کی کہانی کا لکھنا  
بتیغ ابرو فی تیری اکدم میں

دلی نوے پر ہر تیری سوئے اور نہیں  
توئی مٹنے کو ہمارے صفین کیو

ساز میں تیرے  
عزل تیرے اور

نظم ہا میں عجب کجہ دل کا عالم  
سج ہا و تملو صحنہ پر ہم دیا

اپنی کیا قصیر اس میں دیکھ دلی  
راز الفت تو ہوا جس میں ہم دیا

توئی لیکر نام جانیکا مرچا ادا ہد  
ہر عشت کو مہلا کیوں ہر

کر کدورت سرکھنہ نہ تھی دلی  
تو ہا مج کو جام شافی آہ کیو ہم دیا

تسا خمار شب بیت بیدار شہا اپنے  
اسی شافلہ مرچہ کی اور عالم دیا

غم نہیں کو غم تو ہے غم  
نیری فون دو جانکے غم

بہا ستارہ کی ہون چکی میں ترزا نہیں یہ عسکر عہد اول انگلستان میں

خدا کو بڑے غلطی سے باوی ہر گز یہی دل زلف نہا ہر گز جا

عالم کے نام پر کھل رہی ہیں سب میں انوسیم سے رشتہ اب تو ہمارے میں جا

بہ طفل انگلستان ہو گیا یہ بچہ انہی اسکے مری وحش انگلستان جا

رہا ہی کو کوئی نہ بنا تو تنگ نہ اہل کفر میں اوکے نہ دیندار میں جا

تو چینی اور تو جل چکی تر میں ابد مثال نقش قدم اوکے روکنا روکنا جا

کہ اسی زمینی عزت امل اور اسی

نہیں سخن کہ ترن نظام ایدار میں جا

جہاں کو یہ ہوئی جو شاعر جا قدم وہ کہتے ہیں برکے ریا جا

پتہ اہل کوں میں کوئی نہ پتہ مگر اسے نہیں ملنے کے مزار میں جا

لکھا

ماہو منی کو از تو غنیمت چکویں  
لو جوئی وہ بر تو پس نہ

عسدم میں نہیں تیرا کہہ کی سقو  
پیرانہ کوئے در کوئے پیرانہ

پیرانہ کے ہاں میں پیرانہ میں خاند  
کہاں ہے کھائی اب جس علم و درج

اساتذہ پیرانہ پیرانہ کو دیکھ  
کریکا کا تو سیر لارہ پیرانہ

پیرانہ شہر و غنیمت کیون ملا

نچہ پیرانہ کہ نہائی پیرانہ

میلے ہوئے پیرانہ اساتذہ  
تو پیرانہ ہی اولے پیرانہ

دیکھائی پیرانہ پیرانہ  
وہ پیرانہ پیرانہ پیرانہ

اوپر پیرانہ کہ پیرانہ پیرانہ  
پیرانہ پیرانہ پیرانہ

جنوں کی دیکھائی پیرانہ  
پیرانہ پیرانہ پیرانہ



عمر و کسبت نہیں نام در گزیر و زید کچھ اندر تو نہیں جنت کسبت نہیں  
 یہاں پہنچے ہیں بس درخت تیرے ہووے نہ روہن تو میں ہی نہیں بلایا  
 نہیں نہ غلو کسکی انجیل بھرا میں وہ بحر سموت نہیں سمائی  
 عزت نہا نہیں تو مطلق تو کی اپنے  
 تجھ پہ شوق غزل دے کہ انسا نہ کیا  
 رمان غز نہیں بارشیں تو نہ کیا کہ میں سہی رہے رہے بلایا  
 مجھ تو زہر ہو سانس نہیں زمانہ کا کہے میں اچھے نہیں لکھایا  
 لگا تو نہیں دل پہ راز انیکا نہ اترے اس کا بیان پہ لکھایا  
 جو ایسی کہ مجھ وہ نہیں بلایا تو میں بلای نہیں میں ہو گیا  
 مجھ سنا ہی نہیں جی تو بہر انیکا انشہا یہی سنا ہی کہا

دوم پتہ رہا تھا تو کس نے نہیں دیکھا

پہلا دوقافہ ہی نہیں دیکھا

تیسرا ہفتہ ہی نہیں دیکھا

چوتھوں کو بھی نہیں دیکھا

کبھی تو  
کبھی تو  
کبھی تو  
کبھی تو

ہماری پاسی پہ روز تم اتنی تو کھانا

رقیبوں سے ہری مجھ میں کرتے تھے کھانا

لیا کرتے تھے یا صبح نہایت دن بھر

اور وہاں ہمارے ایک دل پہاڑ

پہلا دوقافہ ہی نہیں دیکھا

عزل اللہ اس میں میں اور فرماتے تو

کبھی ہم سے وصل نہ آئے تو کیا ہونا جو دل خالی

بہندی باقی تھی تو اور کیا ہے تھو جو غم

اگر ہے سوز ہے چاہ تو کیا الیہ او فلو ہم سوختے باقی تو کیا

وہاں ای ہمو اپنے ہی اپنے پیر کے ہمار کوئی مطلب میرا ہے تو کیا

دلانی ٹھالیاں ٹھوڑے اکہو نہ تھے کو

بہلا او فلو تھو ہے سر رہا ہی تو کیا ہونا

طوری تو ہے ہر سر و قریب بہلا ہر قیون کے نہ اپنے سے رہا جان بہلا

شعلہ ہو جائے لڑیوں در عشاق جیسے وائے کو دیے شمع بستان جلا

ہی ہوا دان کیوں کو کیا میں نہا نہ کہہ اس سر عکوف و ماران جلا

لو بہا راوی آتش محل تو نہ رک دل بلبل کو جلا تو بھلستان جلا

عام نہیں ، نہ ہے فوسے لکھ ہر مسلمان جلا

۱۱۰ ہر جو لکھتے تو اپنے لکھ

نہ لکھو ہر ان جلا

شعاع ہر میں اینا سوسا جلا اسک انکھوے گیمہ واسی دمان

عم نہی ذلکا سر سیریکھا کاہ غم کہ تو جلا تہاقت لکھ میں جلا

اگر سترتی ہے لکھتی خدا فی ستری سدر و زینتی ایدہ کسران جلا

بہن جلا و سوسو کی لکھ سوسو اتش ہر میں اینا سوسا جلا

لکھی لکھانی ہر لکھ لکھ لکھ لکھ غم و مرا مثل نیستان جلا

بوجہ مت ہر میں دن بوجہ لکھ کی

روز لکھ غم و ہر ہر انغان جلا

پہلے ترنم نوٹا ہوا ہے اوسکو کہ

کہوں اپنی زبان سے اپنا بعد گراؤ یہ مانی

بولتا اوسنے ہے وسیع قاصد میں قایل نہیں زبان

دل و دل بھری نشانی ہی میں مطلب نہیں نشانی

مطلق ہے یہی نہیں بقا کا نام ہی یہ نہ کہ کسی حیا مانی

شکر کی ہو یہ ہو سکتا ہے ادا تیری الطاف میرانی

گرنہی ہے کشیدہ خاطر تو اسب کس ہے کسرانی

میری یہ ہوا نہ ہے ہم اوس کے در تاز عفرانی

ہزار ہندی ہر مس یہ گستاہے ناسدانی

نزل دوسری ای

حسن و عین حسن فوشتنی بانی کا

دولت و سلوک و لوا ہے اظہار ہے او سکون و خانی و

اویسک درسی ہے نہ او تہنی دریا ہے یہ انسان ناتوانی کا

اے بصر و نار باندہ ہے شمع بے اشک و عروسی کا

نئی پرتی ہے اسے گدڑا ہٹ ہے یہ عالم بتری جوانی کا

سلوک و اویسک کالیو کا ہے ہی گلہ اپنی سکم زبان کا

محکوم اپنا ہی اعشار شیرا نشس ہو عین اپنے بدکمانی کا

میر قتل کا فخر زکا ن ہنہ بچا کون ہے اپنی کا

یاد نہ میں اب کا

یہ تو موسم ہے نوجوانی کا

دیکھتا ہے کہ راجہ سے میرے  
نہ جھکی طرے

شب کو اور میرے نکالی سے لگا  
شہ سے سو نہا اگر جو ہے گناہ

نہیں کیا کسی نہرو کی کھلائی  
ہمکنہ نہ نہشتی نہرو کی کھلائی

مجھ کو دیکھتا ہے کل کہتا وہ سکر  
نظر آتا ہے مجھ کو اندر کو کھینچتا

کہہ دیا سوختہ کوئی قدیم بحر الفتن  
نہی جس کی بیدار کر دے دل سمندر

نکالی ہے باؤں اور سینے پر تانے لگے  
غرض کہہ نہو نہ ہے اسے طحال تک رہتا

کہاں ہیں اور فرار ہوئے میرے  
یا اے عشق کی تو میں نہیں ہوں نہیں

کہاں مارا سینے یا روندے کی تباہی  
نہیں دیکھا اور جو تیرے منہ کا کچر

ہوئے اسے اس کی یاد دہانی  
نہیں اس کی مطلق ہے غفلت

دیکھتا ہے

[illegible]



قتل کسی محکومہ کہتا ہے کہ اسے  
 مائی سے تو شخص مرے جان تو میرا  
 غمی سر نہوئے کو بھی نہیں ہے وہ  
 مئی اسکو خوب چاہتا ہے نہ  
 اسکا حق و شہینہ محکومہ ہے  
 لیکن اسکو میں نہا شہینہ بھی  
 وہ میرا تھا اور اسکو بھی تھا  
 میری دونوں تہ اور اسکا ایک تہا  
 دوسرے تو اسکی کیون <sup>نہیں</sup> <sup>نہیں</sup>  
 شہینہ اور اسکا بھی نہیں  
 نہا پنج محکومہ اسکی سران تھا  
 شہینہ انی غالباً اسکو وعدہ تھا  
 اسکو اندر کی تصویر اسکو تہ  
 اسکی واپس اور اسکی نہ تہ کی  
 کوفی ہے افریخت دل کو میرا  
 قوتی جو کہتا ہے جادو ہے  
 جادو ہے جادو ہے جادو ہے

کون قابل ہے صحت پر غلغلہ کہہ نہیں سکتے ہیں اور یہ بھی

ہرگز اے عالیٰ تو صفا بنا دیں ایک مدت سے ہمارے جسم میں اڑتا  
رہا کہنی والی بوٹیاں ایسے کہیں اپنے بعد

بڑا ہے انسان کے غیب انسان ہے

ہمارا ہی کہنا کہی مل لینا یہ حاضر ہے دل تیرے قرب لینا  
درا لک کو چینی اوکے گریں تھے درخاک و خاک کی زرہ چھان لینا

کہا ہے تیرے کہاں تھی تو بولی مجھے نہ لکنا طوفان لینا

کسکے نہیں ہوئی تیرے تیرے ہر سوچ ہے عہد و پیمان لینا

سنا ہے غزل دوسرا تجھ کو

اے ادیب! اوہنا مراد ہوا لینا

دل کی لائیں نہیں جان لینا مناسب نہیں تم کو ہوا لینا

پہرائی ابدی مجموعی نور کہیں سرشارہ بیان نہ  
میں ہو وصال نہ تو سر عبت نہ ہو کھلا ہوا  
کفر و شقاق میں تو باندھی رہو ہستی میں محاکو پہچان لینا  
نہیں نہ مصلحت میں تمہارا  
خدا و ملکات ہزاران بند

ان اکملی معالہ برکتوں کا ہو وہ دریا بہ اہم گم ہو تو کھو  
ندیم نہ ایک دم اوکے تو جانے کئے  
بہنو و کھنہی مقدور ہونے کی کہو تر کھار ایدہ یقین کیا ہو  
مخم وہ ستر اس کے زینت ہو وہ سید گم ہو تو کھو  
وہ دیکھتے تھے ہم کہو اور کھانوں مقابلہ کے ملے نہ کھو

یفتی نہ کھلوں کشتوں کھاؤں کا پیرا مین مسخا کر اور بجا کر نہ پیرا کھلوں

عزل اہل السنہ میں اور کھینچنا

ہمارے خاں ہو گا تو کسا ہو گا  
ہمارے شیخ ہو گا تو کسا ہو گا

نماز کا حکم پر مستقبل نہیں ہو سکتا ہوا اور نہ ہی ہونا چاہیے

بہر سائے نشی نیرا چراغ کچھ شرا  
بہلا تو کہے او شیر انشیر تو ہو

مگر اے نبیوں کے بیکر جو مفلح ہو گئے اور ہم نے سوچا

فصل اول در بیان احوال مسی  
نہیں وہ سحر اور سحر ہو گا تو کہا ہو گا

نصیحتی نثر محکمہ کا جو حصہ ہے تاکہ  
 ہو گا اور اس سے بہتر ہو گا تو کیا ہو گا

مفتی اعظم پاکستان اور جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

ایسے دل کو نہیں ہے قدر دیکھنا کچھ نہ پاوے گا تو دیدل جان فشانے کا

نزدیک لوگا رہنے کے بیان میں منہ بالیہ کچھ دس در نہایت خامدا

کانا دہر سن لو اج سر کر کشد تم اوٹھاؤ نکی سب اسے ہاں ہاں

گل تری جیلے کا کہتا ہنشاں چاکہ پار تو تک میں ہے اوں شہانہ

تو لکھتا ہاؤ سے خوش رہا اپنے اسے صبی چکی صفت تانی کا مڑا

وصل میں پڑے ہی میری سہنچا فار پہولتا ہاؤ نہیں کرا کر اپنے کا مڑا

یہ تو سن ہے عزل شرموا جینے کے

تا اوٹھاؤ میں تمہارے شعر فانی کا مڑا

دیکھ لو بار و کوئی دن زندگانے فرا ہم کہیں بہ ولولے اور نوحوانے کا

ایسے ایک جیلے کا مکر و فریب تیرے جو لکے ہو یاد رہے ارشاد

لہنا

سخی میرا تو بچا یوں کہتے ہیں کوی از بسی صبح بوی خوشی میرا  
 میر کوئی تو میری ابرو کو وصل سمجھا ہم نے مگر کراؤ نہ زندگانی میرا  
 رستم کہا یاد ہے نہ صفت حال کو دیکھ نقش در میرے انا تو انی کا میرا  
 محاموہ اواز میں میرے گیزر کا بنا سکوتر ناوی ہمارے شوخوایاں میرا  
 بوجہ منت احوال کھا اور اتنے پیر ہی  
 بن بشری کہانی ہی لڑتے نہ بانی کا میرا  
 دولت بہر شرم ہون میرا میرے میں نامک میں محلوں  
 تیرے قہر کی کو انوار اگر کجا ہے مجھے ایک شب رہوں بیدار  
 خلق میں ہی ہوا ہوں خواہ میرا کشتی کی کوز رو کہے مجھ کو

عجب ہر ایک خلق میں دیکھو  
 یہی حالتی باورم ہے جس کی تالیف  
 و بیان کرتے ہیں اپنے غریبی میں  
 تیری موت ہے یہ تیرے طریقے کے

عزل نیکہ اور خیر فو کو جس کا یہ ہمار

اولشون وایا شوکوت و سب

جہاں پہلی روز شہید ہو کر غمگین ہوئے  
اسی طرح دوسرے روز شہید ہو کر غمگین ہوئے

جاء سيلو کو کپ دلو و تیلک ہو اوس  
جاء سيلو کو کپ دلو و تیلک ہو اوس

فکر کری تو غصہ غیب و اسطیعی  
عزیز و اسطیعی فکر کری تو غصہ

مهر عشق ای که است ز دامن کوه  
کمرها و بخت از نو به عشق می

یاد رکھو کہ اگرچہ اس کے عجوبوں اور  
ہر ایک عجوبہ میں اس کے عجوبوں کے

نہ یہ ماریے عیسے نہ وفاسی غم نہ تو فراق بجز یہ باہے عیب

یہاں

۱۷  
سبوں نے کیے یہاں طلبہ چاہے

چاہے تجلو یا سونے نہ طلبہ

ہی کرنا کہ وہ صم بات وٹان لازم ہے یہ کجی کم بات

ایسا وین بعد سرت او نے ہے کہی گے اچ تم کے الگ ہم بات

کیا قتل او نے ہو کسی طلبہ میں ہمدی ہوگی یہ سہی سہم

لہو لک او کے لکنا ایک اعا ۱۰ نکلے نہ نہی وٹان و سید وٹ

بہرہ ای غیر لادے سرے اور

پہلے کی تیر یہ کہنے ہیں ہم بات

پہلا کھڑے اپنے او کے ہم بات سخن ہو قول بکا اور ہم

مروم باجو کو کو تہین غم دلا پشیمانی ہے وٹان اوٹ

کوئی جان بر طرح بیان بیان ہم ہر ہشتاد وٹ



کوئی طرح رکھ کر راہ اوکے لچکے ورے چکا اور وہ بہت  
مجانِ جہان ہو وادیِ عشق  
ہستہ اور سجدہ دیکھ اور غمگین

پایہ تجلو یا ریزی سخن سے ہے ہر قسم اور شہاد اپنے ہر نہ کہنے

قابلِ تحسین کہتا ہے فطرت کے ساتھ  
بجائے بھانوس و بروئے

ایک لکری اور نرسا شہد گوشت  
ساقی بیکار حکمو تو املکو سب کو

ہے وقت صدمہ کہ نہیں کہ جیون نہیں ہو طلب کیا ہے از فرسہ

عزل الکل اور سے شان تیرے گھار

دراخت ہو گیا تیرے گفتگو سے ہے

اوکے گلیمیں سر زنی لڑنے ہیں کج  
سرخ چہ اٹھلے نمی ہر گاہ کو ہے

کہ یاد تجلو جاں میں رہا جو کوہ میں  
نفس لڑا شہادے لکھ

بہر

پہلے سے کہی ہوئے کچھ اور کی گئی تھیں  
کما جائیے نہ مانو اس سے پہلے

نظلاً تو وہ بچہ کو قتل عام کو  
ایسی ہی اماں کے سدا کو کو

ایسا لڑائی کو تیرا وہ صدمہ  
گلن میں کٹا ہوا اور گلے سے

ہر سوتلہ اور لڑائی کے  
ہو گیا کس کو اور تیرے

مگر ہویا تیرے صلہ سے  
اتنی سوچ کر نظر غم سے

طرح کی جو تیری ایدہ رفاقت کی طرح  
میں نے سب کی بہ سو اور کی طرح

اسا ہی میری بچہ کی باقی انہی  
صبر سے کھڑے تھیں

اکی تیرے قدر کی اہل سروسٹین  
وہ رفاقت بہاوی کو سن کر

یہ وہ سوسائٹس میں  
کہہ رہے ہیں اوس کا

خلو کز غشای خالق <sup>انگش</sup> بگوشت و پیر او سر سبز طالع  
اشک جاری ز نور انکساره <sup>انظار</sup> ایون بر سر جفا می در طالع  
انگیزان او که این سر <sup>انگیز</sup> زلف خدای پیر می در طالع  
ساقیا او که نگاه مسک <sup>ایک</sup> درین  
خون دل پیناه <sup>ایک</sup> درین طالع  
حکیم کمالی <sup>ایک</sup> درین دماغ نمود <sup>ایک</sup> قریب شهر که بود <sup>ایک</sup> درین طالع  
فحار عارض جانان <sup>ایک</sup> موتی <sup>ایک</sup> چنان هوا وین <sup>ایک</sup> درین طالع  
بعید ز گناه <sup>ایک</sup> جلا و خیم <sup>ایک</sup> فاحش <sup>ایک</sup> کبری که ای <sup>ایک</sup> می در <sup>ایک</sup> کمال <sup>ایک</sup> ایام <sup>ایک</sup> نمود  
دماغ <sup>ایک</sup> انگش <sup>ایک</sup> آسمان <sup>ایک</sup> هفتم <sup>ایک</sup> در <sup>ایک</sup> کمال <sup>ایک</sup> در <sup>ایک</sup> دماغ <sup>ایک</sup> نمود  
جو <sup>ایک</sup> است <sup>ایک</sup> بین <sup>ایک</sup> می <sup>ایک</sup> لک <sup>ایک</sup> در <sup>ایک</sup> خدای <sup>ایک</sup> در <sup>ایک</sup> طالع  
نور <sup>ایک</sup> در <sup>ایک</sup> عین <sup>ایک</sup> بند <sup>ایک</sup> او <sup>ایک</sup> که <sup>ایک</sup> با <sup>ایک</sup> اول <sup>ایک</sup> نمود



ہے نہ ہی دلکھ سب غزل لکھ لکھ اور  
بہنو او بہنو فانی تو پاری المکر

یوں کہوں اور بہنو پاری تھان  
وہی دی محلو کہہ اپنی خدا کو بیان کر  
بارتے ہیں ہم بہنو تیرا کہنا  
صدی تیرا اداسی ہے مجھے بیان کر  
کہوئی غفلت تیری ہوائی دلہن  
صح صادق ہو کہہ دینے کا عید سلمان  
رفتہ رفتہ ہوئی اوی پستی تیری  
نہنے کجا صبا صبا جگہ صبا  
الو اناہ شعلی انا ہوں محلو جگہ  
بہنو بہنو غلام بہنو فرستہ حیران  
نوجہ صبی تیری بہنو کو گردن نما  
فصل تیرا نور شاہ ولو بہنو  
دل بغل سے لی کہی وہ زردیدہ دل  
ورنہ دل دریاہ کون انا سیکو جانکر

ایاہ ابرہہ کل کلش بہار پر دی ہاقیا اشریف شاہ  
 ابرہہ کل کلش ہمارا کروں تمام بجای نہ تہ کہ کوہم کتاب  
 کر ہی کہیں ہی دیکھتے کیونکہ اونکل کو ہمیں سے بتیگی ڈر پر  
 نقش و نگار میری دلفریب کہیں سیار سولی سے تو نہ نگاہ پر  
 کہہ اس میں میں لگاؤ ہی شعر اور  
 احسان ابرہہ کہ کہیں نہ سدا پر

ہم ہوں بلور شیں ابلیکے پر بدل کے طالع بھی نہیں دیتی ہزار پر  
 باول مار کی بھی سر پہ ایسیم ابرہہ تو ہماری منہ زار پر  
 داہن دیکھا الٹے الٹے بہارہ کوئی اور سے نہ سدا زار پر  
 زعمود سو خلا فریہ ہی بچنے کے خدا نے ہزار پر

دور رفتی شد کی اطلالت  
اصان کجی کجی سدا رہے  
تو تسلی بی اسباب عیشے سب

اوی شطری دی اینا قدر رہے  
گروہ نظر سے عیاں نہاں رہے  
دل اوس بن زانہ نکتا بہار رہے

گم سدا اسکا ایک مدرکنہ رہی  
کس طرح دے دیار و ان رہی  
انہی کے طاری ازل کے رہے  
جلنا لکڑا تا وہ نو جوان رہی

دسار لپٹے جو ملی سکے  
گر گزشتہ ہے ہر پیر زمان رہی

سے بھی یوں غل تو اک اور ہے  
کسے زب سے ار نہی رفتان رہی

اگر نہی کسے ناموشان رہے  
منعم نہا کساتی کسا کسا رہے

<p> زینا رنگے مستی از خودیوں میں  دائیں اور بائیں میں کیوں  پیدا ہوا تو اس ابدستان میں  خدا تو ہے فلتک عبادت میں  گلزار کردگار تو  میں ہر طرف ہے وہ دامن کشان رہیں  کونش کے دیکھو لڑائی ہے ہمار  جو میں ایسا میرے سر دیکھائی ہے  ایسے اور گل کو کوئی سوئے ہے  گل کے پیر میں کیوں ہے ہمار  بیکار کیوں ہے ہمارے لیے  وہ کوئی دیکھو ایسا ہے ہمار  وصحبت کے آئے ہیں ہمارے  لڑکھائے تو میں کیوں ہے ہمار </p>	<p> دروغ کا مینی ہے جانا تجھے مسلم  مرد ستھار میں بڑے جنوں کھڑا  گھر سے نکلے جان دم میں  کہتا ہے ہویز اوٹا کر کوئے میں  نفس قدم سے  میں ہر طرف ہے وہ دامن کشان رہیں  کونش کے دیکھو لڑائی ہے ہمار  جو میں ایسا میرے سر دیکھائی ہے  ایسے اور گل کو کوئی سوئے ہے  گل کے پیر میں کیوں ہے ہمار  بیکار کیوں ہے ہمارے لیے  وہ کوئی دیکھو ایسا ہے ہمار  وصحبت کے آئے ہیں ہمارے  لڑکھائے تو میں کیوں ہے ہمار </p>
---	--



حوسنی و کرمی و خوار و بی کرمی  
دستونیکه بد و بدی سکو نیاید به سوار

جیبک و خفا که کرمی و کرمی  
عالم به و درستی به سکو نیاید به سوار

ازید لکرافته غزل نثره او نیم

بر غزل نثری نثره اینی و کلماته او نیم

بایمی و کرمی و کرمی  
ایمان بهار جانود دل او سکو نیاید به سوار

بیل نالان به نوا و ایمان بهار  
سجی لی صحن به نوا و ایمان بهار

الوه نکر صحن و کلماته او نیم  
کلماته او نیم و کلماته او نیم

موج و کرمی و کرمی  
طالع کرمی و کلماته او نیم

ایک نغمه و کلماته او نیم  
نغمه و کلماته او نیم

ایک نغمه و کلماته او نیم  
نغمه و کلماته او نیم

کوئی دیوانہ نہیں خالی - رانہ

بیت کو میرا زانگہ سر نازے اور کسا بجی ہم کنار کھنچ

سندھ منبہ لہا اور کھوڑا اور سو مارا بیاہ میرا اکسندھ اور کھنچ

تاہم دلی کو لکھتا تو وہ کہنے لکے بہار دالاقو بہون دایم کھنچ

وہ طرہ اور سنے کہ والوں بنو اور کھو دیا اگی اور کھو دینے کو سار کھنچ

کہہ کر زانو بہ دارا کاسکند کیا بیان تلک غلو فضا لای دار کھنچ

دایم باز غم سارے جیتے جیتے لے کمال اپنی کہ محکومہ دار کھنچ

دیر سے شہاہ فکر شعر میں بنو نا غیب او تہہ تر اہو بہ عمل دو بار کھنچ

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

چون وصل کو پہونے سودا کرب رنج

رناؤ نہ ہی درگلی تم بہ کتری ہو	رہونہ انوری تقریر تیری کر
یہ بیوڑی بہ جلاؤ میں کتری ہو	کر لیہ چکنا چرک خط کتری ہو
دجھاؤ مجھے اسکا قصہ کتری ہو	سو بیتی ہو دینی سن تم کو
سو جاگی تم سے درگلی کتری ہو	کہتے ہو صبا و اوجھل بنو تیری
تو صاف افسانہ عجیبی کتری ہو	میں ہو بد دل ہو کما مٹا کتری
راؤ غزل اسے کہی جس کا	
فیض کربین اٹاں نور کتری ہو	
جلد رکھاتی ہیں شمشیر کتری ہو	سوفی ہمارے کی تدبیر کتری ہو
بہنو بچے زہر اسے تلک کتری ہو	کشیہ ہمارے بہ منہ نہ اچھی صاحب

ابرہہ بن کعبہ کو بھی توں کچھ وار و چھ اپنی تصویر کھڑی ہو کر  
 خود اپنے من کو گواہی ملے نہ ہی تو لگا جاؤ دیکھ کر تیری  
 دیوانہ پن سے جان و کشت بہا لائی باؤ عین پس اپنی بھر پوری  
 اونٹنی تمہاری بھی بٹیا بہا لے کر حای کعبہ کے اندر کھڑی ہو کر  
 اپنے دل سے گویا تو اپنا وہ  
 غلام اس بندہ والو غنیمت کھڑی ہو کر  
 القدر تو دل کو نہت فوجدار ہے ہوا کوئی پس کہی تو بار کر  
 کاری جلادی تو ایصار کر زندہ گئی ہم قید سے آزاد کر  
 بے چین لکے جیسے ایدل و شوق سوئی فن اسطفا ایجاد کر  
 کہا نہایت تو منتم قصیر کو دلی خیر فتح کے بنیاد کر

فردا کو بچشی یا کہے رشتہ رونا

میتا رشتی تو ہٹے پھر کو تو روز وقت وقت  
رکھو کی سکیم مانند گلین جاننی میں بھلو تو اسرار  
ہر عین رشتہ میں اگلا  
ہر دلیق قافیا ہمار

گلنیاں بھلونہ بندہ نواز سن کر ویکے رہو بندہ نواز  
اگر جسمی تو ہو کو سرین جاوین یا پستی ہو بندہ نواز  
دیکھ کر بھلو فانی ہو واہ اور تو نے سو بندہ نواز  
بہم ہو تو ہوا زردی شے سکوبہاتی پہ ہو بندہ نواز  
جسمی ہو یا مجھے کافی اب تاہم میں بنتے ہو بندہ نواز

اندریز دو کشتی اونیس کہی عیسیٰ سفینہ نور

سندھ دھوی تھی مسک  
اور کہہ آتیں کمر و سیدہ نور

اے دل بشتی رجا شو غمخوار کجاس زلف لعل و آمان خجائے کجاس

موت ز سر مہارے اوکھا ایدل گوئی بیمار سپن جانا ہمارے ایک

راہ اور دن نہ بھیجے جی طلبا ہو گئی ماہرہ لکنا نہیں اتھن ز ریا کی

عندم شکر طغیان نہیں ہو سکے ہمندر ملکر اس دیدہ فزون باہر

اس میں مٹی غزل لکھ اور سنی ہوں

شہر اوسے چلے میرا تیرے غمخوار کجاس

الطرح دریا سوا جانا ہون میں بیکار خجستہ کوئی مہاوی سے دریا کی

یاد رشتہ میں غمخوار نہ رہا مٹی ہوں معوا ہوں الہو شکر نور

رہ کشتی ایک نشانی صی تیری تری کج حال چکھیں اسکا سواپ نہ دے اس

بوجہی تر رہ رہ ناموں او فغان پستی سکتا نہیں کوئی سر دیو  
خدا لکے لکے لکے لکے لکے لکے

کوئی جانا تو شہزادی دریاں  
راہ گمان نہ رہی تیرے غافل لگا وہ ہونے حاصل اور بھی ہے حاصل لگا

ہو گیا تو تم کی بولی ہو ہو منافع دنیا ہے حاصل حاصل

لگا لگا تیرے دل تیرے دل لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا

اسی جی نہیں لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا

غلو کر رہے ہیں اشعار تیرے کہ تلاش  
قد کوئی درستی اس طرح عمل لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا

راہ گمان نہ رہی تیرے غافل لگا وہ ہونے حاصل اور بھی ہے حاصل لگا



چیرنماوہ کو فرات واصل تھے اور جہاد یہ کہتی ہے کہ کلاں

زلف کو بھی کپڑے پہنا دیے اور کبھی نہ کلاں اور کبھی نہ کلاں

بکشت زون خون او کو تاجی و جوشی

مخلوۃ و اسطیہ اینہ قائلہ کلاں

ایجاد دل نیشہ و وہر مہر و کلاں نم و خد اضم کے سر پہ ستم تراش

خوفی ہی ترغی سفا کشتہ ایڑ طیب ہے اور کلاں وصل کے مخون ستم تراش

بغیر ہی نہ مانیکو دلب پہ کلاں تجھے جہانیں اور کلاں کلاں تراش

بشرنا غم ہمارا تو کہ لفظ کا کہ ہمدم سب سے کہتے ہیں اور کلاں تراش  
ارکسین عدل دوسرے ہی کلاں

حکومت کے کجبات ہیں یہ دیکھتے تراش

جہاد کے کلاں کلاں تراش کلاں نہ رکھی اضم تراش

بہنو زینت کی دل کا باسی کس جان سے سیکھ کر نہ دیکھ رہی

یتیم زاد لعل رخسار غانی تیغیات دلکش زینت لب بکلم تہن

غانی پہ گنج غانی وانی این یوں لبتا یوں خبر سے کوئی قلم ہر ش

لکھا جاوے جو و صفرو سے ششم

نرسک پہ لکھ کر تو پہ قلم ہر ش

نہیں نہایت جسے کہیں درج دی بہتا نو کو مفتی ایمان درج

لاہونا کی عشق پر بار ہوئی تو نہ کہ کس کا زبانہ درج

کس غانی کہا و نہ کس طرح غلط ہو نہ نہیں یہ لہو و کیں درج

میں بہر نہ کر ہو کس تیری گلہیں بہ تو کی کہی کسانہ ہر افرین درج

عزل لکھ رہے نواب اور کس آ

پیشتر اگر قافہ میں چون کسی نوح

مجلوہ ایضاً جانکار گزشتہ صبح تحکیمی مرقعہ ایضاً درج

جو فی الدنیا گمردن می گمزدی بود  
الف می سوی نه فقرت دند دل

ہو زبرد سے خالی کیا کا ملے ہیں اگر ایسا ہے تجھ کو بھی یہی آئی وہی درج

سہولت مند و ہمدردی کا کہیں پر انہی تو نے صیغہ نہ ای

کونید گزناجہ ساتونجا رکیدہ

دیکھا نہیں ہے اور کون سی اس قدر

مختار وئی دل ایسی تیرا کفر  
میتو کر و موافق و حاجتین باطل

زاهدان و آن مخلوق آناه صمیم با نظر  
چنانکند هوشمند گریز انکس در کفر

منہ سے نہایت ہی آہستہ سے کہیں گے کہ

-5-



روز میرے سرخسٹن اچھے ہی بن کر رہا  
موسم میں تیری کسرتیں کھو گئیں

موسم اور اس کے عرف دیگر وقت  
اسکے ہیں جائزہ نہ لے کر

عین فواہ میں بھی بیکوئی  
ان میں میں غزل اگر بھی لکھ کر عاشق

خطوط ہی ہیں دل و جان سے میرے عاشق  
موسم کوئی نہیں اچھے عاشق

از بھر کو اچھا کس کسی کے  
مکے سیکھو نہ اس کے

بہر گناہ نہیں بننا ویندا  
ہی اور کبھی ہو جائے ان عدا عاشق

ناتو کو رہ لے پتھر میں ایندھن  
عاشق نہیں ہے با تو میں ہی

اچھے شہاں الیہ کے خاطر  
لعل مسکونہ تداویر لکھ کر عاشق

بدر کہ تو نے بندیا بیاڑے اتک اشاہی سنن عمر کے دیار اتک

بدر کا در بندہ پوزانداں لکھن میں بخارہ ہمارے اتک

ملتا ہے ملی فکھائی نے ہوس اخلاص اور دلارے اعدا اتک

کئی آپ دیکھ کر اوسے موثر اور درناہ دل اور شہر اتک  
بڑا اشاہی لکھن اور ہوس  
سرسہیں دلگوتری اشعارے اتک

گومہ میں ہر تار کے دو برابرے اتک درناہ فی اوس فوغوارے اتک

کمر بارے کئی روزہ فی اوس فندق پاو شکیں لہو دیدہ خون بارے اتک  
کل تمی ہو گلشن گلشن ہت

انہی تری شہر کدے میں سب نے فکھن نہیں سرے ہوں دیدارے اتک

کھل سقم نو سے کہیں لکھ تیری

سے سنن وہ فتنہ دیور سے ایک

سے اندر میں جیت افسانہ

کوک

تو مجھ سے کس طرح ای دہ قاتی

میں تیری شہزاد کا ابا کی

کوک

تو مجھ سے کس طرح ای دہ قاتی

میں تیری شہزاد کا ابا کی

کوک

تو مجھ سے کس طرح ای دہ قاتی

میں تیری شہزاد کا ابا کی

کوک

تو مجھ سے کس طرح ای دہ قاتی

میں تیری شہزاد کا ابا کی

کوک

تو مجھ سے کس طرح ای دہ قاتی

میں تیری شہزاد کا ابا کی

کوک

تو مجھ سے کس طرح ای دہ قاتی

میں تیری شہزاد کا ابا کی

کوک

تو مجھ سے کس طرح ای دہ قاتی

میں تیری شہزاد کا ابا کی

کیونکہ تیری رائے کے لئے کوئی تیری رائے کو

بے فائدہ ہے۔ بلکہ باقی لوگ صبح کو تو ریل کی طرح ٹھکڑے ہوتے ہیں

خود کو بے چین اور سواری میں جکڑے ہوئے ہیں۔ یہ سب کو بے چین کر رہا ہے

ابن ابی برکات کا کہنا ہے کہ اگر تیرے پاس وہ ہے جو تیرے لئے ہے تو اسے چاہیے

کہ وہ تیرے لئے ہے۔ اور یہ سن کر تیرے لئے ہے۔ اور یہ سن کر تیرے لئے ہے

بلکہ اس کے لئے ہے۔ اور یہ سن کر تیرے لئے ہے۔ اور یہ سن کر تیرے لئے ہے

میرے لئے ہے۔ اور یہ سن کر تیرے لئے ہے۔ اور یہ سن کر تیرے لئے ہے

راؤنڈ لوگ رہا ہے یہ ایسی ہے

جی تو ہے۔ اور یہ سن کر تیرے لئے ہے۔ اور یہ سن کر تیرے لئے ہے



مکران تو اپنی شوخ و زوال  
ہر محفل مجھے اپنے توای یار نکال

جوئی بردای دلتی ہے انحصار  
قصہ شہرہ اوتارہ نام شہار نکال

شکوہ سہی ہے ہر صوبہ  
اجڑ چکے ہوں ادرا (عہ نکال

دیکھ کر گواہی دینا  
ہینک دی اپنے کھلے زار نکال

دل میری پہلوئی دیکھتا ہے  
یا اللہ کی کوئی ہون نکال

انہی بن علی کلاؤ سی کلاؤ  
لکھن او سچ کی شہر ہونا نکال

مجھ پر کون دور تو کتری زوال  
قتل میرے طرح کی یار نکال

اپنے کس فوٹو ہے مجھے منظور  
تو کوئی جو شہر کی سر باز نکال

وایا ہوں دلو کیا اس مظلوم  
جو کسے رکھے زور و فیر نکال

عزیز بنیادی تو بتور ملو اس پینک ہاؤن نہ اچھی نہ بد

جانے تو غلامی نہ الچہ جاویکا مجھے غلے سے بھاسو کہ نہ ای بار

میں مینا زوہ کبھی پوچھا کر جیہ دی محکومے رہے ہا اقبال

اوسکی خذرق کی تصویریں ہے

کوئی محنت فکر ایدرہ خونبار اقبال

نامہ اوپر خیمہ بدل صد جاں لھول اراٹوئے قویہ بیٹھا نہیں

نیک صحت کے کوئی طبیعتی ہو فہم ہونے پر درد انش اور

زخمیہ محکومہ ذات سنانہ نہ ارکے ہی ہے تجھے انی سبک لھول

رنا ایدر نہ ہو کم کلپی تجھے ارکے سبک ہمارے نہوا چاک لھول

کہہ عول دور اس عکسین حبیب  
نامہ لھول ہو تجھے ایدر نہوا چاک لھول

منہ کے ساتھ لے کر آئی شش افلاک صورت  
خاک اپنی ہے یہ سوچے خاک صورت

انسانی کوئے بے پروا زای نفس بین  
اکے ہو چھوڑ دینا نکاح صورت

بہانی ہو جائی یہ پائی مری روئی ہے تیر  
نچے لکھے یہ ابد بدو نہ اس صورت

صد در کاوری ہوں کیا وہ صیاد  
اسکو ہنوی دولت فطر اس صورت

جہنم کے لبتے ہیں یہم ولسان اہم  
جہلاتی ہیں شکر حق یہ صیاد اہم

نہی کوئی رفیق اپنے دل کا نہیں  
اگر کہ نہ ولسان تو ہیں و فغان اہم

بزرگ نقیہ متکرہ تہی تو ہم نشی و نہ  
ہم نہ تہی جو ہیں (یہ شہر اسان اہم)

ملائے ہیں ان کو زبان سے جو کلمہ ندرت  
تو اسکا لہجہ کلمہ ہم ہنس زبان اہم

ملاوین مخلو باو آوین پرتین عکس کے علی جانکلیں ملو

نشان غنیمت اور نام ہم ہیں ولی کہ ہیں شریک سے ہوتی ہیں

میں غزل الکریم میں کہ اور

کے سنگد و خلی سوسین الیم عشق مان اور

آزما جائیں اکی و ہرین اور تو میرے جیتے ہی تلو سے سنگد

صافی اور گونے کے لکڑیاں ہوتی ہیں عشق سے نہور و ہرین اور

قد الشیخ و ہرین اپنے سیکہ کہ یکمان دو قالبت تو اچان جان اور

شبابی حلیہ والی منزل مقصود کو پہنچنے مکر کے ہیں زور رکھان اور

کہا ہے شوق بہار لکو اور مجھے دلنے عرصہ ایسی ہمدردی ہیں تو اور

صلوات کے کچھ اور نہ تو غنیمت ہو

ہم جب لکھوئی تہ محمدی خان اور

دیکھ کر سب کہہ سکتے ہیں اگر ہم تو نام خدا رکھتے ہیں یا نہیں کرتے  
 ملتے ہی ملتے ہیں کہ اوپر سے ہمارے  
 کہیں نہ تھی دیکھا ہے غلط ہے  
 کائنات پر حکمران تو توڑ کر ہی ہے  
 جتنا بڑا توڑ کر توڑ کر ہے بارو معلوم نہیں اس کا واسطہ ہے یا نہیں  
 انسانو مانی ہیں کوئی نہیں دلائل میں جتنا ہے تو ایسا نہیں

پتھر کا جگر منہ ہے اب ہو جائی

عمر الہی ہے اور سنا کرتے

جس نے اگر یہ میری پہلی ہے یا نہیں  
 گلہ میری بات کو دیکھ ہو کلوسے اونکلے روئے اور سب سے پہلے کو کیا کرتے

جدا ہوئے تیرا بھین اور طبع اس  
اسی میں سے ہے جس میں ہے

نہیں ہو گا کہ جس کا  
سے جو ہے جس سے ہے

نامہ سو کہ تو زانی ہی ہے پیغام  
قاصد جو میری رو بہ واپس

میرے پاس ہو سیکر کا ہے  
جو کہ میں پاؤں کے رو بہ

آتش کے آگے ہو کی رو بہ  
ہو جاتی ہیں جس کے ہے

عشق ہے کہ جس کے ہے  
ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو

نکلتے ہیں کہ نہ قفس پرست  
سمجھتے ہیں کہ درجائیں کی

یہ کہ ہیں کہ اپنے سر کو  
انکے کہ وہ ہیں

وہ کہ ہیں کہ انکے دل  
دیکھ لیتے ہیں کہ

منہ کر رہی ہو عجب پاروں کا اوسکے لہجے میں کر رہا ہیں کہ

دیکھ لینی یہ شرمگلوں سے و لے تو میری او جا رہی ہیں

دور ہی غزل اس کی ترنوں

سکے اوسے جا رہی ہیں

تو ہوتا ہے کہ جا رہی ہیں ہم بڑے سادہ جا رہی ہیں ہم

جاؤ جا رہی ہیں میری طرح اپنی دن رست جا رہی ہیں ہم

دو کہیں لینی کے نہ میرا یہ عدم تیری کو جسے جا رہی ہیں ہم

تو نہ نر کا جفا سے تو یار جان سے اب کدر جا رہی ہیں ہم

نزع کر کے مجھ اپنی حالت وہ رہا تو میری جا رہی ہیں ہم

ہمیشہ کو کوسٹ سے لاؤ روکے لٹی ہے جا رہی ہیں ہم

دلہز

زست باقی تو ایند  
نام عشق میں تر خانیں ہم

موت کا محک افسوس ملا سکتے ہیں میں تو جا سکتا ہر وقت کو سدا  
تو وہیم اوکڑ سدا ہر دم ہمت سے وہ ترشی میں بہر شغل مجا سکتے  
وہ صبا ہی رختے طافے ہیں اگر کیت یہیں ہیں تو ہم بیوی سما سکتے  
ماہر ہی نہ تاتہ اور کوی تہی ایش وہ تو ہیں قابو کی ہر صحت کتنے ان  
ہمزایا کہ کرے باغ غافل ورنہ وہ کس دے سب سے تکر اوکڑا کتنے  
باغیچہ سدا اور پردہ نہیں کھلے جانے والی ہیں اوکڑا کتا کتنے  
خود ہوں ہر اور صحت سے جانے ہم کدرا اوکڑا کتنے یہ کتا کتنے  
سرخ ہوا منہ کتے کتے ہم تو جا سکتے ہیں واپس کتنے



کیون میان مہلہ انس میں ہے

کسا غزل تم حال ایسا سنا سکتے ہیں

بہین وہ عسکری ہلکویلا سکتے ہیں

سکھو وہ دروازہ ہے ان کو رون

باتوں باتوں میں سنا ہے انبا ایسا حال

ہلکوا ان کو ہے حسنے الفت

عسکری ہلکوا دلائی ہیں وہ لاکھو کالیان

تمہیں لاکھو دلائی ہیں خلیق

بہین یہ ہیں یوں تو ہم باتیں باتیں ہیں

سہیرا ہم یہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ

صحہ ملایا ہے ولی الہی ملایا سکتے ہیں

ارحاما

اس بھاری ٹونکا یا سارہ و مٹھ  
مٹھو سید باؤ غنیا اوسک لکھا سکتی تھی

پورا اور کھائی وہ اعلیٰ نہیں تھی  
لکھو سید ہوئی تھی یوں جو سارہ

کہیہ کیا راجہ ہوئی تھی میں  
بیکوئی کا کام آتا کر تھی میں

تا بہت میں جنگی تھی میں اوسکو ہٹا  
جاو نکال ملک تھی میں گاری تھی میں

پانی ابلایہ دم کا نہیں ہو سکا  
تھی میں تھی میں تھی میں

مٹھو میں تھی میں تھی میں  
تھی میں تھی میں تھی میں

تھی میں تھی میں تھی میں  
تھی میں تھی میں تھی میں

تھی میں تھی میں تھی میں  
تھی میں تھی میں تھی میں

تھی میں تھی میں تھی میں  
تھی میں تھی میں تھی میں

عطا ہے ہوی الفتا ہی ہے  
 کیوں کر دے دے جس کے ایمان میں  
 دہرے عیسٰی کی شو کھانہ  
 چوں تیرا رہا ہوں اوسے میں  
 اللہ شہر افسانہ بدستری  
 مستو تھا ہوش لگائی میں  
 گودے دکنو ناہوش  
 مفرانہ ہی باقی مرے لیے میں  
 پرواز پر جانوں شعلہ  
 دکھا بھی سہ سہ سہ سہ میں  
 دبا ہے شہر مل کے تارہ ہوا  
 سچیں فوق کو ششم اوپر میں  
 ہم کالیان سن اولیٰ مونیہ  
 ہنسی ہی سنے دی میں  
 گرو انار و زین  
 عیسا دکنو ہوش کو فرار میں  
 کیا عیسٰی کو ششم ہمار کو دکنو  
 اسکا بجے تو ادا کوئی انار میں

کیونکہ دوری تیری گل نہی لکھوئی کون صفر پہ گلے بستے ہیں نہیں  
 نوم سہی منے سے عسکر کر کوٹ در ضلالت بنے اے اے مجھے نہیں  
 جنتے بے خوف ہیں ذہالبین شاو غم کون اس کی بود لکھا طہکار ہی  
 نہ نہ ورت مددگار اے دل بہ مجنون باقی اجیتے ہیں کس سر سر کدنا زانی  
 دیکھتا ہے اس کے اوطام ورنہ کون ہا بوطالبت یہ نہیں  
 جو پی بانیہ محبت وہ بھی کہتے ہیں او کو لڑ نہیں جو دل کس فرسار نہیں  
 خوش کہا تو یہاں اے مالک کون دل سے عین حق کا ازار نہیں  
 اے مشیت غل اے کس نہاں  
 شہر پر شہ کی مایق تری نہاں نہیں  
 دل وہ کدرا ہے کی دیکھی تو ہاں نہیں بار کدرا ہے ہوا کدرا ہے

بائیں سے باریکی ہو دوں گی مر کا مرد ہو کر غور نہی  
 شکر ہو کہ سترگی ہو گل  
 گل وہ کہ گل ہے پہلا ہو گل خار نہی

بسم الله الرحمن الرحيم

یہ مسافر کی ممانعت میں احوال ہیں

نہ سب سے نہ ہی سب سے نہ ہی

میرا اکیلا طالع نامہ جتکلیاں ہیں

ہم اپنے زندگی کے بہتری بننا چاہتے ہیں

بلا اور نکلیاں ہم جو ہو تو ہو گئے

کمان وہاں ہے ہم سو سنا چکے ہیں

غریبی کا کفر سے نہ کچھ اسلام طلب

کھلے ہینڈل سے سچ اور نہ چٹے ہیں

میری بیہوشی میں رہا جا کر اونی چلے

تمہاری منتظر مر اس عمارت میں

کہا ہنگو بلا میں تو یوں معلوم

کی وہ میرے اپنے تیار چٹے ہیں

مقابلہ کے لئے کسی تیرہ عمل اک اور بھی

اس لئے فکر ہنگوئی اس عمارت میں

وہ غم میں اور کچھ ہوا تو کچھ

اس لئے میرے اپنے ہم ہیں یہاں نہ بار

قمار میں بازی لگا دین کے بھی

بہا اپنے میں تھا کہ نقد میں سو

دلایا نہی مجھ کو رو

سرسبز پرستے لہجے دستار پہن

روایم کی تو جلوہ گاہ بنو  
کئی انگلی کی ترا سارہ دیوار پہن

صدی و سطر پہ انہی کا روضہ سانی  
جسکے خالی ہے بڑی کرسی عرش عور پہن

جو فوجی خوش رویت بل جلتی دھند  
کسے ہیں فانی اسے شہر عور اور دھند

پیشی نمبر اب  
کسے ہے روی

میں خالی صواب کسر بازار طہی ہیں

ہمسرا رائی مرصا کو چاہن  
اور کس بنی بہو کون کیا ہی رہی ہیں

جی صکار الکر کو ماکت ہو یا  
انکی وہ دیکھنی بن کر یا یا نہیں

برسویں تم ہی گزرتی ہو کیا طور  
نازنی کوئی نام ہے پرستانہ

کھا کھو نہ کس کس میں ہر نام کو  
ہی تو تباہ کیا یہ جا اور وہ نہیں

ار





سطح برقیق خلق کو ورنہ  
ہو سنی ندرت نہیں دیکھنے والا نہیں

ایک جاہلی جاوی شمع کعبہ سطح  
خوشی خوشی تو ہی نہیں کمر نہیں

بمبارین بدلا کر طرح مری بار آہ  
رسمیں رسمیں نہایت زور نہیں رہا نہیں

کچھ نہ کو سوچا آج کو بھی ترن

غل نہیں غوغا نہیں مار نہیں بلوا نہیں

کچھ خوش اوکھ میں اوشا نہ ہو  
تو کیا ہو کھیل سنا سنا پانا نہ ہو

وہی وہ جاہلی ہی غم نہ محب  
کبھی جو وصل کیا تو سے نہ جانا نہ ہو

جو اول کھانی مجھے سے نہ جاتا  
کچھ جو حال دل ایسا تو نہیں نہ جاتا

گل کئی روہ ہو ہی نہ نہری  
کبھی جو او کو کھار نہ ہی نہ لکھا نہ ہو

کچھ جواز سے ہی نہ وہ اوشا نہ ہی  
تو اپنے جب وہی نہ نہ ہی نہ لکھا نہ ہو

اور

تو اولیٰ وصل ایسی محکومانی یاد تو سحر خیز ہے ہر دم میں مجاہد

کیسے دل نہ لے رہا ہے تیری محبتی باب مثل ماہ بہ آب لعلانا  
مجھے تجھ کو اس سحر وقت ای  
عزل پر دوسری تو تو کی ہی نسبتا سوں

تو اولیٰ کر سب سے بلا تیرے تو جنو تو تیری کبھی نہ وہ تیرے

تو جو تیرا ہوتا تھا فعل کیونکہ جلائی تو وہ ہے یہ تجھے جانکر جلائی

تو وہ اٹھتی ہی مجھ کے اپنے محکوم تو سب سبوں کے ساتھ ساتھ

تو میری مجھے صدمے دل تیرا ہے تو تیرا وصل ایسا اور سکون

تو جو تیرا ہے وہ کیا حال تیرا دل تو تیرا دل تو کی لاکھ میں دکھانا

تو تیرا ہے یہ کہی اور سکون تیرا تو تیرا ہے نہ کر غل نہیں چاہتا

جو باتیں ہیں وہ سب سے نہیں جاناہے      باتوں باتوں میں اور کویں نہ جاناہے

جو کہ ایراناہے وہ کہیں نہ جاناہے      تو لاکھ باروں روز روز جاناہے

جو یہ ہیں سب کانتے ہو خلیفان کینوں      تو فیکینوں میں ہے ہجے اور آناہے

اور دروغوں کا یہی محلو بار ہے      تو یہ ہے صحیح میں باتیں سہمی نہ جاناہے

آری عشق ہے ہرگز کسے نہ جاناہے

بلا سے نہیں تو میں کہا نہ جاناہے      عقل کو یہ ہے کھلیں کھلیں نہ جاناہے

کہیے کہ ایراناہے ہر شے صحیح      کون کہے کہ اس کو کہے ہر شے جانناہے

دیکھئے او کو ہو جائے ہر شے صحیح      او کو یہ ہیں تو میں کہے کہے نہ جاناہے

ہر شے کو کو یہ ہیں محلو وہ وہ      محلو وہ کہے کہے کہے نہ جاناہے

ہن

کونسا دن ہے تیری اجڑی ہوئی پر  
خون دل بیتے بہانے اور خوشنہالی

انداز روزی تو کر بی تم اک عمر سے  
اک دن کے سبب کی وعہ پائی ہو

خچے لکھے عمر مسان  
عزلت دوری

تو ہماری رو بہو تھیں او سکوترے جاتے نہیں

دریائے اول فانی کوئی بیخاہ و برخا نہیں  
اور حیات ہی تو او سکوترے جاتے نہیں

تجربے اور انکھا کی کھیر کسی  
یہ عمر انکی مسبتے کرے ہو رہتے نہیں

پر دیاری دیکھنا اپنے کی فصل گلشنی  
ای جہنوں ہم جگایا گیا کھاتے نہیں

حکم حاصل نہیں ہونا کیہ پر دیکھو  
ہم کسارت میں ہی ہو اندر کہ اس میں

دلوں کے لیے گویا اس بات نہ تھا  
اشنا ہو تو یہ شرف کیوں نہیں

عشق سے اپنے ہوئی ہے وہ کبھی کبھی  
تجربے ہم ان ہر دلوں میں جاتے ہیں

با محو عقل بر من غش سوزان ز کاشی و  
 محکو بجهان بهی من دلتو بجهان بهی

احوال و حکایت بر سر من تو بنویس  
 کسکو از لطافت کس شمری تو من جانو  
 پیر الی عمری با تو ای دل ز طام  
 جوار کو ~~بهمین~~ پیر او سکاند سوزی جانو  
 وہ بر منی ~~بهمین~~ سوزی ای خوف  
 جویا به منی وہ شکم سوزی تو منی جانو  
 جہاں بند در سوزی تیرا تو بے بہلائی  
 بہلائی کا ہر کجیہ سوزی تو منی جانو  
 من ز کرم یا فکر کا اہ نامی  
 کوئی از شیر لگی سوزی تو منی جانو  
 حق اور نام اینہ دیکھ صارت  
 کوئی محسوس از بال سوزی تو منی جانو  
 سوزی دل صم سوزی دل صم  
 اگر ای اہ کجیہ سوزی تو منی جانو

غزل اور ایک مکرر نعتیہ ہونے کی

لوہا اور سہجی کو جو غصے سے سحر نہ ہو گیا تو مہی جانو

کوی او سمجی جو سے سحر ہو تو ہی جانو  
 مجھ کو قتل کر چکے تو سحر ہو تو ہی جانو  
 نہ تو سحر اضر نہ سحر ضرر ہو تو ہی جانو  
 نہ تو سحر اضر نہ سحر ضرر ہو تو ہی جانو

جوراء غنچی حاوی نور کہ کیلئے ہیلے پر  
نہیں ہے کچھ صراط پر کچھ صراط ہو تو نہیں

خجالت ہو کر ہی موت تکلیف دہاؤ سکو  
مقابلہ شہم ابرہہ ہوں تو میں جاؤ

نوائے بہانی والوینے بیارے انھارے  
 نہیں محسوس ہوئی محسوس ہوئی تو نہیں جانو

اٹھاری موہر کے لیے قید فرائض و عیالوں کو  
 بیسویں نظر میں نظر ہوں تو دیکھو

نہاری امی لکھائی طوبائی چوٹی کو ایسا وہ اس کے ہونے میں جانو

علاطہ سے جو تم بن ہو  
نہیں اوس کے اوس کے مگر ہوی تو یہی جاو

حجاب و خزان ایمان حجاب دین بہار دیکھتے ہیں موسم شہناک دن  
 رہے ہیں کیوں مکتوب عادی رہا اگر غلے کے تھے ہیں وہ غلہ کی دن  
 ہیں نوع کی نعلی کی لہو کی دل کے بہین رہتے ہیں خاندان کے دن  
 نظایا چہرہ خط کی کہیو ایتھم بھانوی صبح رہی ہو کے غائب دن

بہار اور دینا ہوا رہی  
 کہیں یہ شغل بھی اصطلاح دن  
 زارن جو طبعی سرکاری دن کسی سیرنی آؤتے ہو انی ہا شہاب کی دن  
 عرفی نشان ہو کیوں نہ غیر اگر کہ ایسی دن نوعی تو بھیجے ہیں گلاب دن  
 بھاؤ تو رسم ہر شمار ہیں اس کے ایک کچھ شب اور سو سال کی دن  
 نفل کہتا ہے اصل فصل بہار کہان وہاں رہی ان ریختن کی دن

نہ وہ مجھ کو نہ کوئی اور کسی راہ میں خدا دیکھا وہ نہ کوئی اور کسی راہ میں

یہ کہ جو فاضل اور علمی خطای نظایان جو ان کو ملتا ہے وہ ہیں تو ان کے

جوان بھی کو لگاؤ و عشق ای  
ابھی ابھی تو تمہارے نور درو خواب در

ان کے فہم میں نہ کوئی کہتا ہے سونا یہ ہم کہ کس طرح ان کے عفا یا ہو  
بزرگ کو وہ بھی نہیں لگا ہر گاہ کہ ہے وہ رضای ان کی ضلوع و شایان  
ان کے کہ نہ تو کوئی کہ لگا چاہے جب ہی نہ ستم ہے سو فائیان ہو

دنیا کو تو مزہ بردل دریا بہ ایسا باقی نہ توئی فاضل و شایان ہو

اب ظلم کی ہم از لکی بارے دریاں اقلیم ہم کی خاکے شرد و شایان ہو

نہ ہو ای لکیر ان کی نہ ہو وہ ای اس ہو قہم ہے نہ ہو نہ ہو



اس عمل بد بکسر رد ہوتا تو  
 جس کی تیری دہک بانیں سے  
 مجھ کو کچھ کہنے باقی نکھائی  
 جو آج غنیمت ہے اٹھیں یہاں ہیں  
 جو کچھ ہی غم اور سو راتیں  
 ہم اس بات کو نہ سمجھتے تھے کہ اس کا کیا ہے  
 دل ایسا تپتی ہے اب کی ایسی تپتی  
 ہر گول گول پوری غلطیوں میں  
 کمر نہ کرے غم یہ اس اچھے میں  
 تو بے حیا رہے تھے کسکے دلائل ہیں  
 گوشت و صفایں رد و سنوئے اپنے  
 بانی ملاک اچھے کچھ سمجھنا ہیں  
 طعم الشاہ میں روئے تھا  
 کہ بھیراؤ کس پر ایسا لگتا ہے  
 کہ خیر سے ہماری رہی وہ کس  
 کہ منتیں بھولے خاطر اہل ہیں  
 شکوہ نہ رہے دین ہی ابھی وقت ہے  
 ہم کس کچھ سوچیں کسا دہر رہا ہیں

سز شکر تیری نکلیں سو خوش ہو

جک وہ صندوق با اسے امان ہیں

میں قید و بند رہے نہیں انکو کسائی (میں) جانتے ہیں  
وہ بچے اور فرد کوئی طفل وہ دلت جاو دامن کس درخت ہیں

خون میں بارے ہیں اسے اس میں ہے کسی یا کسی پر غور درخت ہیں

وہ ہوئی بارے ہیں قمار میں جو لکڑی سے بنی ہوئی سنارے ہیں

بے تکلف لکھ اب عدل انکو رہی

تم نے کئی کئی بار سے درخت نہیں

یار کی ابرو خدا سے درخت نہیں ام سپاہ ہیں کنوئی تفرارے ہیں

است کا طوفان کے ویرانے میں جو ہمارے دہ نو نیارے درخت نہیں

نئی از ان کے ہمارے جک وہ بار پہ ملے ہیں ویکہ ہزارے درخت نہیں

بار طے کر چکا ہے عشقِ مکر کو گویا یہ یابنِ بیرونہ فارے درخشن

یوں کہا عینے وہ شریاہِ مری

کوئی مطلق عشقِ اس سے زید نہیں

الکلا سب سے نیا کرنا فاعلِ یادیں تو ہیں یادیں اور میری

نقلا تہا وہ غریبِ گاہیں سے ابا وہ سدا اسکا کری وہ غریب اور کو مینا

کہا میں یہ منو غلامِ الفت میں تیر لکھ نہ کجی کج تو خیم تل گور کہلو

میری اور اسکیوں اہلِ ہوس میں جو بنی مینہ بکھار اور کو مینا

فلکِ باریہ میں جاؤں گے بارِ فاریا کی فخر ہے دینا سے کہا و مین

جوتے وہ خلقت وہ تواب شفیق وہ تیری ہے پہلا اینے دے کجی طرح اور کو مینا

نہ استاد تو مانتا ہوں تجھ کو میں

عزرا تجھ کو اپنے طور کہ کر سنا و مین



میں اس لیے کہ میں اپنا اوطار گنڈر میں لے گیا ہوں  
 جیسا وہ دنیا کے چھوٹے لوگوں کی یہی قدرت کو جاکی ہیں صاف دیکھو ملک میں  
 گنڈر تھی میں اسی کے در پہنچ گیا تھا مجھے جو حاجت تھی اسی پر وہ جگہ تھی  
 میں اس لیے کہ میں ان کے در پہنچ گیا تھا  
 مگر ان کے وہ صدی جو کہ یہی گنڈر تھی  
 بن اور ان کے چلنے والے تھے تو ہم اسی طرح کی مانند تھے  
 گنڈر کو تاج پوشی سے پہنچا دیا  
 میں خوف کوئی کا نہیں تھا بلکہ قیامت کو اجاوی تکجہم اور تھے  
 جو کہ یہی تھے وہ کالی اگر کچھ ہو رہے تھے تو یہی تھے  
 میں نے ان کو دیکھا  
 سفر کر رہے تھے کچھ تھے کچھ تھے

نکاح اپنے اپنے چاہے لگا تو نہیں غیر مہیا کرے اور اپنے بڑا تو

نگہ سے نہاد مجھے نیم بسمل ہر اس پر کہتا ہوں کہ میرا تو

خدا کے درمیں اکھونے کی نہ ہوں غصے آجے مہیا تو

ملاقات میں مثل نفس قدم پر نہیں موری کہتا مجھے مہیا تو

ملا موری موری موری دینا نہ کر سچ جیانی افسوس کہتا ہوں کہ تو

کرے آجے ساتھ دایم برائی برے ہے ہمیشہ سہلا تو

عمر دوسری تا کی موزون ہو

طبیعت کہتا ہوں یہ طہلا تو

نچہ جاتا ہوں تا کی طہلا تو مجھے گلہوں گلہوں نہ کہتا تو

بہی دیکھیں کہ نہ قدموں کے لکے جلتے تاتھوں پہ وں نہ تو

[illegible]

که گریه غم آتشی به استخوان بر  
جانا کنه رو که پاسبی بهما تو  
تخم کوفته به ده شکوینا نو  
دکانه صلیبا بخور و زو به بهین

دکنی کیا دل پہ پستان  
 چشم اور صورت کے بندے ہوتے  
 غم کی کوئی بات نہ اچھی کہا  
 بار بار یہ بکھنسی گراں شہابی  
 چہ بکھنسی نہ بکھنسی تھی راہ  
 بات کو غم نہ بکھنسی کالی سمجھا رہا  
 اتنی وقت ہی دیر تھوڑی  
 مشورت بخور میں بکھنسی تھی  
 کہ یہ عمل ایک اور ایسا انداز  
 تالیف شاعری تھی دانی نہ ہو

منہ تو بہتر اور بولی ہی سودا رہی  
 اپنے وقت کی ہم تخت سوال نہ ہو  
 دیکھ کر بکھنسی وہ یوں کہنے لگے  
 اے اسکو اس علیہ اسکا قضا لائی نہ ہو  
 جاہ کی لذت وہ اکاہ پر کیا ہو گا  
 نہ ہو اور چہ شکر نہ ہو  
 چشم جارہے کہ اور چہ تون فہر  
 دیکھ کر اور کو کوئی نہ ہو



جہ جہا اور سب اوشیا مجھے گویا اپنا نہیں کچھ تنہا نہو

گوریا میں برہی ہو تو فوٹو کس جانے اوکو نہیں ہم جسمیں بنائے نہو

حق تو وہاں دیکھ کر ہی اٹھ جائیگا قدر کیا جانی وہ تیری جسکو بنیائی نہو

ۛ ضابطہ فقہی کی عبارت و شب

جسکو بھی جاپے سکھو تو بد جائی نہو

نکلے کس طرح مرنا کئی آرزو ۛ اندر تو یہ دل بسمل آرزو

از عشق ہو عجب سو کام بیوزر ہوئی تو ہوئی ہے جاہل آرزو

دراز او کو مارے لکھی کام ۛ قید کو نہ دے تیری محکم آرزو

ۛ زور قید ملو گئے لکھائی ہر لای کہ تو میری دل ۛ آرزو

اپنی نہیں ہیں خوف سے تیرے بار جسمیں سنو کہ تیری محکم آرزو

عمر لا تو او تره ان سبب میں رو

ہا اب تو بار بار یہ دیکھی  
اتنی الگو اپنے قلندر کی ارزو سو تو جی میں کہیں اس کے ارزو  
بورہم کہ جس سے مال نہ کر دیو بیٹا ل منعم نکال دیکھ ہی سیکل ارزو

دامن میں راز کوہ اشیانوں بے تہلکی ہوئی کوہ سونہر ارزو

میرنگہ لکانو او کے ادا رہی نکھلے سچ ابھی تیرا ہاں ارزو

سمجھ تو جی میں او کو کہ تیرا ہم بن اس کا چہنم بن تیری میل ارزو

تو اہل سماں دلوں کو او کے وصل جو نہ عویر فاقہ کو حاصل ارزو

ماحق ہے کو جی کوئی بدنام ہو

ہو گی یہ کہ غافل کی ارزو

مبذل غریب کی دعا کی تو ہماں ہو سگری تا کی پیر و پیر ہاں

جیسے یہ بوجہ نہیں بخلاؤ الفکس جان اور بوجہ اچان تو اچان نہیں

تیرا رو بہ رستی دریا ہوئی امید کہ یہ نہ لے کہ بہی نوح کا طوفان ہو  
نکار و التذری اگر دیکھو ہوا شدت جو شکر دانی میں جا کر سر بیان ہو

وہ تیری دل میں نہ اچان ہے تیری دل میں کون سے پلے پلے آستان ہو  
کہ لے لیتا ہو نہ ہو نہ ہو کوئی دروازہ نہ لے اوکے چور دیا ہو

تیرا دہکے یہ زمیں لعل امل اور

کوئی تو دیکھ جائے بوجہ اچان ہو

مجھے بردہ نشی تیرے ہی باران ہو تیرے بیان سے عجب کہی طوفان ہو

عسکو میں دیکھو صفہ تو وہ کہ تیرا فرمان ہو غیبی تو میرا فرمان ہو

زمین لعل کو میرا بہا کہ تو اچان دل سے جانی ہے وہ تیرے بھکھ بھکان ہو

ایسا سامانی پی پیر و سامانہ ہے ۔ یا عشق کچھ نہ دے وہ سامان نہ ہو

غیر کو مری بڑا درد سمجھا ہے اہہ او سکو سا کہہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ

اگر نہ کو تو وہ منع کری ہے لگا کر دے جو بھی مری دل لال نہ ہو

کلام فرمائی پہلا عشق میں کسا صر کو وہ  
ہوش میں رہی ہے قوت کی انسان نہ ہو

دی اس قیاد بیابی جام شراب ہو عروسی کر تے سو رہا کر با ہو

کل او سکو دیکھتے ہو کو تو آگاشی اندر سے بلایا اونچے گلاب ہو

کر سبب انکساری بچے جگت ہو نہ سزا و سزا بچے یا تراب ہو

دہری کی ہے ہی ہمارا تان اس تو فی ہے اپنے جو کیر بلایا اونچے گلاب ہو

مطلوبہ ہے اس میں نقص نہ ہو وہ بھی ہے ہی خطا ہو اب ہو

بد عشق تو کجاست کلمہ پادشاه  
 دیکھنی تو تو کلمہ دی ایسی کتاب ملو  
 یہ دوسری عسکر کی چشم ہے  
 ہوا ہم شہر اوسکا عذاب ملو  
 وہ مملوکا بن دین تم دی دعا ہے  
 اوسکا عذر اوسکو اسکا تواب ملو  
 اس کی سی ہی کلمہ وری عذر ملو  
 لکن شہر اوسے میرے کرشتاب ملو  
 شونہ کی اوسے بری ہے کو  
 بیکل ہے کہ اب خانہ خراب ملو  
 المہر ای کلمہ کو بیکل ہے  
 اوسے نہ کسی سو ہو ویں باب ملو  
 ارجان مسدود کلمہ موبہ دنیا  
 ملکہ ادب کلمہ اوسے کلمہ موبہ دنیا  
 کلمہ کوئی مقبول ہے کہ کلمہ شیدا  
 ملینے ہی اوسکا دولت خط ملو  
 پاشی کی اپنی جو بہتر کلمہ طہر  
 دہمکائی ہے کہ صبر کلمہ نواب ملو

زلفت مسکون کس پیش از او فزاید  
تا صبح دم شب بر سر خواب آید  
جلاں اول صبح بگو کفایت  
و تا به صبح از او شب و صبح  
بشکوه و فراق بر سر شب  
آیا یاد این عهد شباب و صبح  
اوست ای عمر می به این دعا

جان نه غم به دل او نه خواب  
بافک بر این ای او نالیک  
و روان بر سر می بود یاری دل  
مهری بهانه می بر چه حکم سالک  
نظر یونخت سحر این اشک و نسیم  
و نه جان و نفس به نوحه و ناله  
که عمر الکرور از می می آید  
چشم بر کشت سحر او سحر موزن الکرور

نیکو اجل ابدل تو را رفتی بر کسایک سانه یار کمر منور زین تو کهن منت پناه  
 و تکرار دین و کرم من کیم کمال یعن جاوی عدم کو پنهان کسایک سانه  
 بن رفیق راه سانسو عینیه کلف تو به عینیه تو علی ای راه کسایک سانه  
 تو نیکو حکم از ای سنی ای شکل کل کسایک سانه تو نیکو حکم و سنان کسایک سانه  
 کسایک سانه ای سنی تو نیکو حکم و سنان کسایک سانه  
 ای کسایک سانه ای سنی تو نیکو حکم و سنان کسایک سانه

تو نیکو حکم و سنان کسایک سانه ای سنی تو نیکو حکم و سنان کسایک سانه  
 در یافتن کسایک سانه ای سنی تو نیکو حکم و سنان کسایک سانه  
 صاف کسایک سانه ای سنی تو نیکو حکم و سنان کسایک سانه  
 تو نیکو حکم و سنان کسایک سانه ای سنی تو نیکو حکم و سنان کسایک سانه

افسوس نہ تو ہر بار کسی دلمین تانہ کجہ ای اہل شر و باریک

نہ تیر ہر اہل باؤگلی سنے اسطرح ہی سرکش ای خانہ میں

عزلت میں ہی مفلک و مادی  
مست کیم ای کہ وہ بیتار نہیں ہی

جو توئی تانہ پندرہ سیں کسی تو کوئی ضطامین ہی نہ نہ رہیں

تو وہ بہ ہشلائی ہر ایک بات توئی اکبار صوبان کی جو تو سوا توئی کی

سہارہ توئی ہوئے مفلک و مادی کہ ایک سہارہ ای باریک ہی کسی

ہر بات میں آتی ہے نہیں تیری زبان ہر تو شرط نہ مجھے درمیں ہی کسی

صحت کسے کہا مجھے مگر کہ نہ آریاں تہ میں ہی ناچار کو باریک ہی

امید کرانے کہ جو نہ توئی ہر توئی بھالی ہر گز ہی نہ ہی



شعلہ محبت تیرے گئی ہے

جیکہ غم کو شریک کہی ای بارشیں

عشق کو زانو رو پونے کہاں ہے اسکو لوٹاں سمجھو

سایہ عالی تو تھے بیانیہ ہیں اوسکا رفو نکا ہو رہا حکورن دیہاں

اگر اسلام تری بیانی گئی جا کہی اجنب بن حکم آسکا ہتھیان اچھا

چو بیان ہتھ میں دنیا کی فوج ہے ہی بان سکر کر دے کشتن تو ہیں ازماں

ناصر ادراس تو کیا جاننی کہنا ہے جو سچے میں نہ لوی باہر ہزار

کونا ہے اوسکا برائے منہ کا خاطر خوب روئے ظلم کی کمری تر اکھن

لوح و لیدے انس میں ہی دوسرا

وہ غزل نثر ہو کہ شہین اعلیٰ لکھا ہے

خیر کہ نہ کوں کہنا ہے وہ مہمان ہے بہ غلطیہ صوبہ دروہا

اوسکی محبت میں تجھ کو نہ ملتا تھا کوئی بھی کہ نہ کہیں نہ ہونے پر نہ میں نہ

نہا اور نہ تیرے لئے لگا ہوا ہر جگہ نہ دیدن کی مثال تو نہ ہونے

استغاثی واسطہ کوئی اور وفا باز اور ہر حال اس کا مکان

مکمل کھانا کاسی فائز ہوا محبت ہی ہے میرا جان کا نقصان

پر رون کا چہرہ امری کچھ ہی ہے عقل یہاں کبھی رہ چکر اور نہ دیکھ

رہنے لگا ہے تیرا دیوانہ بن عب

اوس کا ہنسے لے کر تو دیکھ وہ کہہ دیتا ہے

اوس کا کو بھی بہت ہی دیوانہ تیری او میں دیکھ تو سہ پہا پیر

میں لفریں ہوں اور اوس کو غم نہ لگتا ہے عکس کا گندمی کہوڑی پہاڑی

مسا فانی نہ لگتا ہے کچھ دیکھ جاو ہم نور انہی اور تیرے سہ پہا

غریب سداں روئی ہوو نظرانی لگا      انکے چہ جانی تیری او غم کما پڑی  
 دوستوں کی کسے محبے عبور ہو      ضم دل و سر کجی ای وائی دیکھلائی  
 اپنی نوک ہڈیاں کتنی کجی روئی      غم بہ تروا میں روک دیا پڑی  
 اے لاک اور میں نوید لکریہ دیف  
 قافہ تیرے مکر غلو کہہ دانی تیری  
 چاہے ہم تیرے رولہ دیوانہ ہوں      دوست سخن ہو کئے اور اپنے بھلا  
 بال بونکے کہوتنا ہا میں کجی ہوگی      وہ پیرہ کجی مکر غلو کجی ہوگی  
 بہرے لکریہ کجی دلو دھونڈی      خار کو کجی تیرے مدت ہوں چاہی  
 کوئی او غم کجی مقابل ہو      جتنے ہیں غبار میرے کجی چاہی ہوگی  
 تہا جہان پتھانہ پڑا و جلدہ سخا      ثوت کجی مکر کو دیکھا پتھانہ ہوگی

ہر دنیا جانی اور خفاک ان کے ہے  
بن لکھتے سپور رخنہ بینا ہر  
عقل و ہوش اپنے گھر ہو گیا ہے اور کس  
کنو دلی حب اگر عشق کی تہاں ہوئی  
یار و یار ہی چرکے اوکے جلوہ  
دعویٰ کری ہو نور تو اوکے جلوہ  
جو دیکھ اوکے وہ ہی اوکے جانے لگے  
نہر دیکھ اپنے عقل کی پہچان دے  
دل یا سمال ہوئے ہی شکر جلد نہر  
جس تو سوچ اپنے یہ کس جلوہ  
اگلو اوکے دیکھا تو دل چاہے  
نہر اوکے کچھ نہیں اوکے جلوہ  
جو ہو کا تو بہ تبدیل قاصم  
اب دوسرے عالم چمکے ہوئے  
بند اوکے غیبی تو بالامور  
ہر بات میں ہوئی چہنالا در  
بہر صند در ہے تر حسن کا  
ہر ایک عجب پایہ والا مور

حدس ترا ستاره چرخ می فلک لایق ابر الکریمه بوالا صوره

در این مردم چایه ہو یو عشق ایسه ابر الکریمه او بوالا صوره

کبتار دیر کو غم او کا کاغذی

انشی صحنی رس نظام صوره

آینه او کا کاغذی بر شوم کورده ذراتانی به اسد الکریم کورده

دینا کا کاغذی به شوم کورده انشی صحنی رس نظام صوره

گر او کا کاغذی عرق الودع کلیمین بر کلیمین کورده

فتمین این به غم بجز بار به کباتی به کلیمین کورده

چینا به غم بجز بار به کباتی به کلیمین کورده

دینا کا کاغذی به شوم کورده انشی صحنی رس نظام صوره

عزل لکھ اسے مکتبہ ہون کے لفظ

۴ یہ بھی سہی اوسکے پہلے عالم کو دیکھئے

مکتبہ کے ایہ دیدہ برعکس دیکھئے  
اسے ستم کو دیکھئے اور مکتوب کو

۵ اوسکو کھانے کھانے کیونچے اوسکے نام  
۴ مکتبہ کے ایہ غلط ہے اسے مکتوب دیکھئے

۶ اوسکے نام کو دیکھئے  
لازمہ و مسدوم کی سرکردہ کو دیکھئے

۷ عالم کو اور کھانہ عالم میں ہے کیان  
عالم کے ہا اوسکے نام کو دیکھئے

۸ دیکھئے شاہ کوئی عالم چان بھی کو دیکھئے  
دو اوسکے نام کو دیکھئے اور اس کو دیکھئے

۹ ہم مری فال ہوئی اور غزال کو  
رام اوسکے نام کو دیکھئے اس کو دیکھئے

۱۰ یہ غلط اوسکے نام کو دیکھئے

۱۱ یہ غلط اوسکے نام کو دیکھئے

۱۲ قبر کے نام کو دیکھئے اور کھانہ کو دیکھئے  
کھانہ نام کو دیکھئے اور کھانہ کو دیکھئے

ملت اعلیٰ و وہ صلوٰۃ لکھنؤ یار  
ہے ہی کتنا کہ لکھنؤ میں شہر

انگریزی ناکہ کے وہ ہونے تھا  
گلشن منجھوہ غریب شہر

دل پہ پہلے سر غم نہ تھا کہ وہاں  
صبر نہ سنی تیرا عاشق نہی امیر

ارشی میں کہہ لاکھ اور انداز

ایسی شہر شہر میں گر تیرے منصور

نور اللکھ و نیایش تو محبوب  
برج عین نور دیکھا تو وہ کچھ فوج

خالق و متوق دونوں نام و ملکہ و مہ  
الک تو طلب او یعنی دوسرا مطلوب

گل کو دونوں ایک گل خاں شہر  
سرموزوں کے حد کی آئی بدستور

بارہ سہائی الفیہ حیدر فونہاں  
دستہ خار مفید و جان بجائی دوہا

وادی الفتن  
جان کر کہنا دل

وہی ہر بار اولیٰ آگہی یہ محبوب

کہ انسانی ہو گئی جانی اور ہے  
سفر پہ پہاڑی اور ہے

بلبل نہ ہئی اور نہ ہی ہائی  
پتھر پہ پتھر اور ہے  
مٹی پہ مٹی اور ہے  
پتھر پہ پتھر اور ہے

ور دنیا میں مشہور و معلوم  
لا ابراب مگر جانی اور ہے

جو کتنے کتنے ہو اچھے نام لکھے ہیں  
جاکتے کو لکھے شہر اور ہے

میری رائے میں اور ہے  
دلوں کو صلے بہائی اور ہے

خجلاں اور ہے ہونا وصل نصیب  
مگر ان بات پہ سدا اور ہے

جو کتنے نام ہو یہ حاضر و پیشہ  
پتھر پہ پتھر اور ہے

میری جہاں پہ لکھی اور ہے  
ای ای سواری اور ہے



باوٹنی تیار ہو سکے لکنا منظور  
تو میری ماتھوں سے گلوئی اور سورج

جو دیرین راستہ کو گزرتا  
نیچے نگہبانی کی جھوٹی اور سورج

جو وہ سرت پٹی ہے تو یہ غور  
عین کی پیلہ نشان اور سورج

نہیں لائی ہے تیرے مری کچھ تلے  
موسے اس عاجی فرماں اور سورج

بند خواب کو حوائی تو کہا یونانی  
اشوقا پے کو کلو پیلہ کی اور سورج

زنگیہ کہنے لگی کہ وہ وہ کچھ  
اور تیرے گھر اپنے ابی حانی اور سورج

ماتھوں سے محنت مانند حسی  
صحنی امانت کی جھوٹی اور سورج

ہو سبھی ہر امر اعم او کو پیلہ کچھ  
اب اور تو کہا کہ جس نے خدا کچھ

عالم کے پکار دینا بہت  
کہا جاتا ہے ہم سب کو کچھ  
۳۲

جہن اکبر کرنا یاد کرونگا پہلا یلکا کچ فچی رہا فکری و کھانڈو شری

اوس سر سنان کی کو بی تو اپنی ہے ہوا نسیم تیرا ای بار صبح

ہم طہر اعلیٰ ہی کہ خانہ و قالب انا و ہوسکر و مجھے جدا کچ

یوں عالم صاف بہر خلق نہ کہ اوکو جوتیرا خدا و کوس عین و کسم

لوارے بار صاف ہم اطاعت ہو کر نہ رہا تھن ہم اوکو دور کچ

اس نہ بہ عینی دہم کہ ہوا دہرا ہم خلو کھیت ہا کوئی تھتہ کچ

اس نہ و فوافی مہی لکھ اور غرا  
بہر دہن فوافی مہی لکھ اور غرا

ہم اوکو کھیتی ہلو میرا جانی بہر کس سار زنی گویا اسے کچ

اس نہ دل اپنی کی گئی دہر دہر توئی ہوا شکر دہر دہر دہر دہر

بظلم یعنی زینت دنیا کے مجھ مطلب ایک کوئی یا کوئی پہلے دیا

مرجائی فکر جتنا یہ باؤں کچھ حکمتیں یہ فطرت سے ملتا ہے

دریا بھاگتا ہے پتھر سے ہو جاتا ہو مثل صبا اپنے ہر گئے کو فدا دینا

خوب و ہلو تو تم را نکو او نکس کچھ سوچی وہ جیسی ہوئی کی ضرورت

وہ ایک ہی چیز ہے کیا کوئی نہیں وہ لا نکوئی پہلے یہ سب کو صبا جانی

ہو سکتی ہے حالت یہ نہ کرنا  
ہر ایک ہی جہاں ہر ایک جہاں

ہم سب اندر ہی رہتے ہیں ڈرائی بہ راہوں کا بیان انا عیسیٰ مہربان

ہو سکتی وہ دنیا را ہر ہر را دنیا لیجئے زور اور اس کے جیسی تہا

بل غصہ کر افسانہ قدیم تنہا کون اور نہ تھا کون اور نہ تھا

۵۰

اے بیٹے مراد سان کو وہی اور کبھی جا کر گھر کے دروازے پر  
ہم بیٹے ہیں نہ لہذا ہنسنا پڑے  
کتابا دو غیبی تیری زبان نکلا

کسی تیری رو برو جان نکلا کہ ہم تیرا دھارہ امان نکلا

غیر کیا سوائی مٹھلنی ظالم کہ ہم ہی ہو کر لڑتے نکلا

ہوئی ہر لہو زہر کے صوت کے جا رہی ہی ہو بھان نکلا

نہیں غنچا رہی کچھ نبی عاقل جو دیکھا تو آؤ وہ دان نکلا

نکلا کرتی اگر نشہ رہی ہو غیبی کہ چون اترے صبر نکلا

وہاں تو لڑ رہی

پہلے سجدہ تیرا دیوان نکلا

رکھو کو کچھ نہیں تم جارا بھاری ہم کہہ ہو پوچھ رہی ہیں ان بھاری

جواب تجہ آسانی سے ہستی مطلق مال و زر و جان و دل و ایمان ہمارا ہے

از کمال حسن و خوبی که خواست در این غرض به در بیان بخاری

بسطی مجھے ہے خوش ذرا دیکھ کر بنا  
سرسریہ کسی لمحے نہ طوفانِ امارت

الہام داری سے وزیرستان  
سب سے پہلے دیکھی یہ سامان ہمارا

۱۔ اوس کا ارادہ کہیں قتل سیکو یوں ہے تنی جو ہیں نادان ہماری

پہر اور سب سے پہلے خوشنکاحین  
سنتے پڑی ہوئی خوشنکاحین

شعبہ اہل علم کا قیام ہو گا  
محکمہ سوجن جس کے نوآمان ہماری

کے لئے ہویا ہے یہاں ہماری سرخسے نکالی گوارماں ہماری

اسمہ مستوفی کے بیٹے نہیں م  
حاجہ شریف بیگم کی بیوی

بے خبری سامنے اور نکلھ سنان  
جو ہوئی مکمل نور علیہا جس دہان ہمارے

کلی میں جو چیز بولے ہے وہ مجھے  
تو گونا گویا جی جان نہ پہچان سکاں

ہم نے خاموشی سے اپنے بن سرائی  
ہر صدمہ و غم کی گھرے صوفیاں ہماری

فرمان ہوئی ہوئے لگا ہنسے وہ ہوسا  
ہم صدقہ نہیں تو خیر و تران ہمارے

دل کے غم ہی رشک ہے ہم نے جو کیا  
شب دشمن مانی ہیں اسرار ہمارے

کام تمام انسا ہے شکار گنج گنجنا جا  
امید ہے ہر ہند میں نام انسا ہے

حاصل ہیں اپنی شادمانی اسان ہمارے

دلاؤں بی راز انسا نگر انجان گم ہیں  
یہ راز عشق ہے کہ یہ قدم پہچان گئی

اکلا ہے بڑا ہے سنوئی فائدہ افسر  
تو اس بارہ اسان گئی

پہلے اس کی روئی برکت سے  
کشتیاں ہیں اور دیکھ کر سنایا ای

یہ دعا ہے اور اس کا جو  
ہو اس کے لئے سوچیں اس کی

بڑا بہاء اور سب ہم تو یہ ہیں  
دیکھتے ہیں شہناز بس کا

اور اس کے ترو سہریں ہیں  
نخن رہتا ہے قند چاند کا

عزل غزل کے ایک شعر میں اور لکھ  
یہ اس کو نون سے پیار ہے زبان کا

نہال اس کا یوں رخ رکھ لکے گی  
مندانہ رخ سے دو کھلے گی

نئی محراب زینت مژدہ زینت  
سے عمل کا جسے شہر اور لان کا

روان ہے جس کے سونہرے سو  
طہریں ہیں اس کی کونو کیتان کا

جلد موٹے زون نور تک عاصی کا  
کرتا ہے اس کے ہر شہر کا

ایہی میرا ایک راز تیرا نشان  
دہم نہیں نظر خانہ

بند کزی رفیعہ شرافت  
دہم نہیں ہی سکر خوب عجبیہ

گرا کر کوئی ہی چاہے نہ کیا  
داعا تو حکیر کے سوترا نشانہ

کہہ سنا میں  
اب نہ سچ اور

اندو میں تیرے طبع آزمائی ہے  
صغوف رفیق اپنا بارانہ

عشق میں مر مر زلف غفرانی  
اور گل میں ریخت خاکست پہا

ایکاوہ بیان کو محبت ہے جو  
نامہ قسم کہا تو آواز پہا

دیکھو قیامت بدلہ افت ہے  
قدسین قیامت فہرست

کہہ دیا غنی کو بار بار  
اوسکا ابرو کی حد بار



یوں کہ وہ سید سترخ کو قتل کرے کہی ہے جو بزرگ است مجھ میں نہ ہے

منشی نیکو نادر و کدر و نادر ہوں کریں کر نام جوان ہے

کہہ رہوں تمہارا ہوں صد جاگ رہی ہے اپنے کاٹ کر زندہ خانہ ہے  
سنا اوسنی اے تیرا قصہ جان

اسکایوں کی ای واہ روئے کہنے ہے

تیرا زنی دل کے پیچان نکلے سلامت ہے اس کے سے مہمان نکلے

تو میرا ہم ہے تیرا کو جسے قاتل پہلا سطح بجا انسان نکلے

فلک پر کے یوں مرا اہ سوزان کشا سوا سطح بان نکلے

ہی لوری زینت موقوف وہ معشوقہ جسم کھان نکلے

جیوں خوشی تیرا ہوں مس و عاشق کہہ کر سیریا بان نکلے

سہی ایسا حال دل کتنا نہ ہو تو شوق بان گداؤں کو مری کرنا ہے کیسے طعنے لگی

اگر سو دل نہ ہو تو زانو زانو دریا بلا شیشہ ہے حضرت مجاہد

بہر کس دست میں بیوں جان ایسا کشتی

خفتہ خط و ہوا کو مری مہمان کے آگے  
تجسس کے اور دل کے کچھ مری ہو کہ جب اس کے یاد آئی مری صحت

نعلما اولی کو دے بیوں حاکمی لینا نعلنا کوں سیرانی ہے بوجہ اس کے

نظر یا عالم اگر یا جانیدر صہایا جب اس نے ہونہ خود بنایا تو پتہ اولی اکل

بنا کا سی ہے ذکر و سی انک صفت ہے کہ کہیں صلیں اس نے لرزہ راجد

جراغ شمع ہی صاحبی کچھ خانہ دلیں صلیں ہیں رویش کا حکم ہے مشعل

گل اور نہ ہی پچھلے صدقین اور کف کی روئے گریز روزہ نگر محمد

دل لہ اور سر ہوا قبہ عسری

سر صومعہ معنی صد غلہ کی  
بزرگ کو مہر دیا وہاں پہلے  
تیرے گل کھلے ہر روز وعدہ گل کا تھا  
جو کہ کچھ تو تباہ کر سیرا نظر کار سے

اگرچہ نہ تو میرے ساتھ تھا  
نہ اجاوی جگر سے کی گھر سے مایہ گل

کجاو نہ تلیو دلی دیکھو کس دم  
خدا جان کی یہ تیرے سر پہ گل

نہیں بیکل رہا یہاں یہ جیسی

کبھی اشکاء دل معلوم ہوا یہ غلہ

اوپر زادی لکھنے پر اس غامی  
نال جاوے گی کس کو وہ مان غامی

ایسے افسانے فانی نہیں ہوں  
کا خنک سے یہ مسرت وہ کندان نما

جیکو اس کے ہاں دیکھ کر لازم  
ہو رہے کہ یہی ہے وہ سماں غامی



اے وجودِ اوہ تو بخاؤ غنی ہے جانِ جانی رہے لکھن بہرہ مرادِ انجمن

ہم سنیں غنی ہاں کو لکھو لیا سزا بہرہ کامِ اوہان سے مرد کا اوہانِ جانی

چاہ کر اوہان سے مہرِ سودر تو ہو جا  
درہ بہرہ بھیجے کہیں ایمانِ جانی

نکلوانی ہے دلائے سنیں بات کوئی کس طرح ہے کہ جانِ ملاقا کوئی

دل بچے دیکھتے ہیں نذرِ کساہ منے کساہن الے سوا اور مدارت کوئی

دوری اور درخششی کا یہ دیتے ہیں یارِ اوستی سے وصلِ پی رات کوئی

دلو کیا جانے کساہن ہوا یہ یارِ خوشی سنیں نے جو سرِ عیارات کوئی

گوشتِ دل سے اور البتہ سننا ہوں رہے او سکاہ اگر صرف طہایت کوئی

ہے شلفہ نہ میں جانے اپنے رہے  
ہوئی علی اور عنایات کوئی

بنی و لک علی لہا ہوسد لائے کوئی      ہائے سطح لقاو تجھ سے ہائے کوئی  
 واجب القتل ہونا تو یہی مجھے شراقتل      پہلے تھکر تو یہ لمبرس انا کوئی  
 درمیں ہونے میں و درمیں ہونے میں      اس کے ہائے کوئی تجھے شراقتل کوئی  
 لک لے اب ہائے کی گلہ تو دوڑتا نکل      لوت ہاوں کہ یہی دکنتری گلہ کوئی  
 ای بڑے درمیں ہونے میں بہت شکو      خوب غور کیا تو یہ شامات کوئی  
 ملکے راجسی ملو تو کہا بنے سطح غم کے میں ابے اوقا کوئی  
 کہہ تو انصاف پہلا کہو مجھے دلیلی اپنے  
 تنبیہ مانی یہی کہہ میں آتی یا کوئی

نہ بھگوت کو اس قہر اسمان ہی      جہانے ابنا او سکاتہ رہا ہے  
 دہر تباہوں ابنا وہ ان راضی      یہ کہہ سکنا نہیں سکوں مجھے شکو کر رہا ہے

اور شیعہوں کے سکواؤں سے نہ وہ تابی سکھانے کوئی اور نہ

میں ہی میں ہی رہا ہے وہم

یہ سارے ایک جیسے رہا ہے

بڑی اور میں نے جاکر دکھا دیا

صوابیہ اور کاسوچ کے راج  
طبیعیات اور نون جگہ کے زمانہ

اور یہ باتیں کہیں کہیں کہیں

دل اور میں نے کوئی دیا

اب اس سارے ملک میں پھر

پہلے کے سال ہی ملک میں

دانیس جو کوئی ایسا وہ نہا یہ یہ مکتوب کہ تجھ سے پرند نون اوکے ہاں

کیسے جو ذکر ایسا نہ تیرا تو کہہ دیتے ہیں

خلصی تھا وہ ایسا بار بار ہی ہی

ہی ہوئی آنکھیں ششمانی ہی ہی ہوئی آنکھیں ششمانی ہی

جی یا عشق کا تہا نہ ہی جی جی

بی رہا تو اوسے لکھا تو اے مائے بیان ہوں دگر نہ

ہی زال دنیا زں زار کو اے ہر کچھ ہے ہی سانی ہی

عنے بر صی کی جد ہوں

کھوئے ہر شانی ہی

جی تہیے ہر قدر نہ جی جان و دل نہ کسا جانی

جی داد ہوئے کمر بھرت ہوا جی لڑکی اور سری دیتی



بہان کر دلو دیا اوکا لٹہ ہوئے مجھے سے نادانی ہی

جوارہ ۹۹۹ باقی تو رنگ جان رہے فانی ہی

عید قربان ۹۹۹ اور

دلیزہ بنیے قریب ہی

غیر زور دلائے تیرے سے ایک کٹا ہے قاتل ۹۹۹ میرا جوان مری مقابلہ  
مشاء نیکن ۹۹۹ بھان سہاڑہ ۹۹۹ نہیں لکھوئے نہ فرما لکھوئے تو فرما لکھوئے

سفر دینے کے بعد وہاں تاجیکو شہی عجم خجہ ابدل عرضی جاہل ۹۹۹

ندائی واسطہ اندازے تو دلی ۹۹۹ پہلا بچہ کو سنا ہے میرا بچہ حاصل ۹۹۹

عزل اور کلا ۹۹۹ سے سنا ہے کہ ای  
کہ یہ مشق کا مشاق بیان ۹۹۹ لکھ عاقل ۹۹۹

دلایا مخزن کا ہے کلیم سمل ۹۹۹ غور ۹۹۹ فہرہ اقیقہ وہ عالم ٹکا خانہ ۹۹۹

اثر نیکوئی کہ بیاگر برست  
دل و سکا اندوخی ہے باغیست

حبیب ملکوں کو گلو گلو کہو  
محسوس ہو جو باطل و باطل ہے

وہی غافل ہے کہ کیا ہو اوکو  
تپتا اور ہے شہرِ ایزد دور میں

مزانِ آج ہی حبیب دلتی اکبر میں ہے  
یہ بلا الہی ہی ہے کہ ہے یہی مشکل ہے

وہی خاطر ہے تم بار و کدو مکان کے  
ای مسرور و دریا صفا کے

شعز زہد اینی دلی الزنن اندو  
خوش نہ کرے کارشکرا گم و آئی کا

جہنم کا کہ شہرِ باور کے قہقہے  
خوش کہہ دے عجب اونٹن کے

طفل انکایہ لڑکین برائے  
کہ ہلکا کوئی ہر صدمہ کے

دل طلب ہے کہ باطن نہیں  
یہ غم دیکھو محکرا و دہم کے

سارا غصہ نکالی دئی موند لادوہ یاس  
 اس کی بنی اعتر کلمہ تم اور تہی  
 کیوں کی گور انتوں غصہ اسار شہرانی کے  
 کو بیٹھے ہی ام اسار نے بانی کے  
 دد دیار اور لوٹتے ہیں دہ پانکا  
 پولا نے غصہ سے یا محل تاتیر کسار  
 قتل کریں نہ نہیں سار خصال  
 دیکھو ہل چھ عجب صفا ہلکی کے  
 ناز دشتام دی ہی عجب سے نہ ہب  
 وقت کا سر غیہ او کو کر مانی کے  
 ہل و ملو دلیا اب اور کما مطلوب  
 جیہ تو ایسے اسار غصہ سے بانی کے  
 غیر اہل کے اوسنی ہنگام صبح  
 سامنے سے ہی ہنگام تو ملان  
 بار و دیکھ زار اور ناتوان اب ہی  
 مشفقہ عجب صفا ہے فرما  
 صلیکے منہ بہ منہ عجب عجب  
 دلو کی دیکھ کمالی عجبانی کے

فصلک منہ پہ مہر اے عجب کا پڑا  
دلوں کو ویسے کمالی جہانی لکے

یوں اسے سنی مجھے تو نصیر ہے ، تم سرِ قتل کا بونڈہ تیرا سرِ نصیر ہے  
اکی بار اے بنا کا بل تیرے دورِ نبیؐ اے سرِ میٹھرائی ہے عمرِ نبیؐ  
اگر قتل تو زیادہ مجھے ہے منظور ، ازما کیسے ہوئی ہوئی شمشیر ہے

حالیان دینا ہے وہ مرقدِ شاق یہ اُکھی ہے اور سٹوڑا اِجھا دہ تیرے  
ہے شلقہ پیر میں ہی سوچ کی راہ  
تھی کچھ اور غمراہ بھی تیرے

حالیان دینے ہو سکے ہو تو تیرے وضع کیا مینے ظالمی ہے ظہور ہے  
دردِ دیوارِ کامی کیا فریاد ہے کہ ہے نعلِ سوہن سوہانی زخمِ نبیؐ  
رفہ رفہ یہ فلک بھی لگا جانی پری زورِ اوجِ لبناہ اک نامِ شہکیر ہے  
وہ نوم بکتر افسون ہے ظالم جی ہے روزِ بجا دنِ بد شہر ہے

ہو گیا وصل وصال میں ادھر اوس کا وصل

میں بھی اسی کی بہ تاثیر نے

کھنڈا سنا نہیں مری رفتاری بکٹ

پیشہ است ایک میں فربہ رکھا بکٹ

نئے نئے دینا ہوا کالیان لوف

بہی آتے ازین تیر منجور کے پاء ت

بزاروں دق میں تیر انگر داسم

یہ چند ہوم مکر مکر ماز کی بکٹ

اوجے خاطر اپنے غیر سے ہیں اپنی

کو ارا تھ زلت بکھو اچار کے بکٹ

عزل انگ ابدار اسے میں کدے اور

کہ مشور انا تو اپنے کبریا کے بکٹ

خوگے تان دہل یہاں ابھی نیکی بکٹ

تو یہاں نہیں دے اور اچکائی

وہ ہمیں تن قیامت بھی کس طرح ملے

نحال بھکویاں جان میں ناد چکائی

کبریاں اپنا رہا تار اور تکرہ دامن

بہ صورت اجنوں تیر مدد کا نہ کدائی



چون گریه رخسار بر زبان ریخته  
 بزمی است ایستم طوفان تو بر آید  
 و کز این من و تو چه جانی و چون کجا  
 و از رخسار مفلک کجا سر آید  
 مانی شهادت او نیستی من کجا  
 به تو فیضی است که کجاست سر آید

بنگاروی وصل قول تو بخلو دین  
 بر کجاست ایستم تو بر کجاست  
 در یک و در زکات بیانی کجاست  
 از کجاست تو شغل بیانی کجاست

غم و غم کجاست بی مکان رنجه  
 بگو شهادت بی بی بیرون صفای رنجه  
 رنگ و ترانه بیستیم دنیا کجاست  
 دل و کلمات و بی بی کجاست  
 من با هر چه مشهور بود  
 اما کجاست بی بی او کجاست  
 بگردش هر چه غم و غم کجاست  
 کیا بزمی است ایستم تو بر کجاست

کوئی اُٹاؤ کہ میرے طرف سے اور نہ کوئی تو کس فکر میں اکیلی رہے

بیک اپی ہر بڑی سہ سے وہ بیک دروازہ کی جانب نکلتا ہے  
غزل اکبر اور ناگہانی ہے

چشمِ تجھے شہِ سرسبز میں رہا ہے

اولیٰ و بیانی تیرے درد کمان رہتا ہے دل بہ رہتا ہے ہمدردی بیان رہتا ہے

اویں تو بزمِ فنا ہے نہ ہنس مینی کیونجی غم نہ کریمار ہی وڑتا ہے

بیکرے گلے کو ہر رشتے کی تلے اوکائی نازِ شاہدِ نازِ شاہان رہتا ہے

پہنچا کر لی جگہ تیرے جلدی یار کر رہے ہیں ہمدردی وہ بیان رہتا ہے

ایں صدمہ اور پہنچا خدائے خیر سے دلہرا اندرونِ چکر ویرِ فغان رہتا ہے

اور ضابطہ سے اپنے کو پہنچا کوئی ہم سے کوئی نہیں بیان رہتا ہے



کھالی دیکھ کر کہا، اوسے ہی غم رہتا ہے

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما از قندراک  
 ایسے زیادہ بیچیں میں نہیں

وہی مونس زہم ایسے عالم بخورِ عطا تھا

منہم کہ بدنام و فاجر و بی ایمان  
تو مجھے منصف بھی تو سدا ہی ہیں

بہتر سے بد و نور کم بختانہیں تجلو  
نہ شہی کی کوئی نہیں ممان

بہارِ سکنہ منہی سروسٹوہین توہین

انہوں نے کہیں نہیں لوہی کہہ رہے ہیں

مفصل و سہی کتب خانہ کا یہ بیان ہے  
خطا ہو کر نہ ہو جائے

انہا میں سے ہم نے کچھ لکھ کر رکھا ہے

سوال گشتی با یک سکوئی گفت  
بخت کینه چمن ای سحره با تو آج

خلیجی لی املو لقا هر ساله زینسکه  
نفا من غیره نو املو لقا

بهره دشت ارمین با علم  
پلا سوو یوم اوزر لقا

پیادوم سیم جیونوز تاز جایی  
دورست اجایی صاب و جان

کلام اینی کی زینسکه قایل سکیم  
غن عاشوره لیجی ای الشکر کند دین

قربت اتمانینی کینه  
رکت کوی سحره اسکینه

دشقا او سکا لر لر زه تمبر و شمار  
هوا به دیم فادو کلو او فشر

فیر شیا جویی اولی با تو و هوا  
پیان هوا و وینا کرو و فشر

پیان تو هر زیا وینو فشر او کلو  
ز خاور نیک و نیت کینه

کند عام تیرا نام اس کی دلیر گمان پہ لکھو نہا مطلق رنگ سے  
خدا کر کے لوتار عتیقی ہے بے بجی جان لکھ فون را کے پینے سے

نیکمہ رسمی ماسی میں دور  
ولش اور عینی تو فرست رہے

ہو اقلینہ ہر جامِ ضم سے اسے استوائیہ او نہا ظالم اس کا سب سے

مڑے ہوئے روشنہ او کو تو یہ ملے دل اسے نہیں ہو تیرا کی پینے سے

یہی تیرے عالم او کا رنگست نمود کوئی سوچ جیسے ہے

سے او میں باز رہی یہ جانو تو ہم یہ عید ہوا کہ یہ مہینے سے

حوالہ ہو مجاز ہے حد ہے عشق کی رانچی سقور اسان و تیرے

بشر او جبر ہے و ظلمانی تختیہ پر یہ عالم او کا ہے سیر ہے

بنی علیہ السلام  
میں رشتہ بہار کو وصل دینے

ام آئی گریہاں اسے اپنے سین سے

سارے غلو وہ پتے ہیں جان ہمارے مومہ سے یہ انورہ مللوں صابا

تملر ضاہ وہ عالم کا فائدہ سمجھو اسے ایسا نکالو وہ صابا

قف بند ہیں صادق ہم ہر آن سے حسن بانی اسے ہر آن سے صابا

جنوں نڈی ہوا بننا کس کو سنتے اسے ایک کس کے ہر آن سے صابا

نثر منرا ہوا الف کس کو کس کے ہر آن سے صابا

طریق عشقی ہوا ہر آن سے نثر ہر آن سے صابا

خداوند لطیف تو نہائی مشابہت کو اسے طرح وہ ہر آن سے صابا

ہیں منظور ہوا اسے ہر آن سے صابا

سرخ لکڑی اور پتی لکڑی کا ہونے کا ہونا

اولیٰ کے سب کو مری پاس اور کھانا چاہ

دل آنا اور سچی صفا ہو لگاوی چاہ

ہوئی کس کے ہاں صدمہ اور کس کے ہاں ہونے

گلوں یاں کو لگا دے کامی چاہ

ہم نے غلامیوں میں کس اور کس کے ہاں

مقابلہ اور پتہ خاں جاوے کامی چاہ

حقیقت کو سوچو اور دیکھو اور

جہاں کھڑے ہیں اور کس کے ہاں

عالیٰ نفیٰ اور کس کے ہاں

ہوں اور کس کے ہاں

پیر و روز ایام ہمسای کا چاہ  
بہر ایام کسیر آفرینے کو چاہی  
کس کا کس کے سہنی قابل تم ای  
عزل الی یعنی کس کس کو چاہی

پیر و روز ایام ہمسای کی  
نہ کمال بغلے کوئی گویا  
دو کمال لے مارا پیر نی  
دکنہ نریک مری زنگت  
دل دل تیری مادر عمارت  
دم ہی کہہ پیر و روز ہی  
کونیر یعنی اور کس حال  
وضع ہر خوب ہے کہانی

بمیل اول ایستادی  
حکومت کننده جوانی کی

زوی با بریم گمرانی کی این حالت تا توانی کی

اولیا مورخه بیانی عرصه توئی تقصیر معذریه کی

دشمن جان رفاه دوست میرا منجی هر صند جان نشانی کی

نفس ما را یاری ۴ حکمت عقل که تا توانی کی

شاید بخوبی بر جلدنا ۵ او مگر اول سکوبه جوانی کنی

ایستادگی و امانت ۶ راه ما خود به بر رانی کی

میشی بود نفع از تو و بوی نسیم به بر رانی کی

باند و انگیزه می ای  
چیز صحتی مشک از جوانی کی

از آن

رے دن اپنے دیدہ ترے  
بائشک شہزادہ نور

میں بہ نائی سے پہلے نہیں طفل اشک سے کہ ہیں اترے

ایں طوفانِ وہمی ہو شخیر نہ تو یادِ ریے اور نہ مستِ سب

سویج تودینی دکنی نویری  
 اعرینی نونی کسک سیر

لکھنؤ، ۱۲ جنوری ۱۹۰۷ء

سون جنھام نہ اپنے دل سے کیا ہو لیکن وہ دل سے

عائدہ اثنا عشر، انی یون حبیبیہ اور ہادیہ داس

نہیں تو کافر ہے۔ ہاں نہیں اور اس کے دل پر

ہم مل مل جیان دیوانہ شاد شہم ہو رہے

ایک ہی چیز سے اسے  
میں ہی اس کی طرف سے



وہ بتا سجدہ و سستی و لولہ و شکر  
انہار شکر افریبا کفایت  
نہ او غریب تادیر ایہی بکران  
ہو یو افریقہ اف بکران  
ر لعل کلام لیلہ اوز نامہ وہ ملک  
توقع مارے اوس و صاف  
ہوئے منکر اوسلوئے جلد با بریل  
کر کچا ہستی بہ حالت شکر  
نہ او لکوسن او رتدیکہ مجھ لکن  
جسای سے سلا جین چینی طابت  
مترہ او سا جو میرا سے لکھ لکھی  
نہی شکر تو ہوئے چہ بکران  
نہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
و لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
ہوئے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
جاکر لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

مفتون ہی لو کا کون سا در کون بھی  
سبا دل سے اور ترسے نہ جاوے

دل وین و طاقت و یاد تو ان کے  
تسلی صحت و عشق ہی سے تجارت

بر ر حال ہو جان کی یہ لکنا افسر  
عشقم بار و بارے یوں اوچی نماں

دل اپنا کون تویں دل کے در و درج  
حلا یا بیکو اوسے جس سے ارسنی

نکست کیا کہوں اوس کا بقول میرا

کماں یہ سارے کی سب سے سارے  
نہ تو مخفی ہو کر ہی وہ چھیلے

اور در گزشت گریہ و رنج و غم  
ہوا یہ مہینوں کا پہلو ہی انداز

عقل اور دل کے عشق ہی سے  
کوچ سلجھ گئے تاکہ دہر دار سے

منقہ دیکھی عیاں یہ سب سے  
کے دیکھی کی تیرے ہزار سے

چاہتا اوں کو ہر دلی سے کعبہ میں برہنہ کر دے تو وہ توڑنے لگا

اور تہا اور سی بخاری بھی دیکھ تو وہ توڑے کچھ لو اور سینگے دستار کے

ہوئے دھنس گئے کس جگہ ہم پہنچے

ابو یہ غصہ کھینچے تم سنعار کے

یہ بھی روئے پر ہنس گئے بار کے تو پروں مڑے مونو کلی مار کے

ضعف کے جانی یہ وہ ادمت او بر کو سطح اٹھتے ہوئے کھینچے ہمار کے

طالبیہ کے لئے نہا نہیں کوئی جہت بکھینچے جب کوئی سریدار کے

رگھو دار کوین او سکینے کے کنبہ کے جسک بن دیکھ سے دھانے میں گھوڑے

خود ہنر کے لئے نہ ہر پہل جاوے ہم سہل کے اگر اور کچھ ترور کے

سکھیں ان کے اگر گھر رہنا یا اہل کے سپہ دار کے

ایمان

ایسلامی مینی نہیں آہ سرینا  
بیچے اور شیخ کی ہم پریشانی ناچار کے

موقوف ہے دیکھا بروی شہابی ہے معلوم نہیں تیار نہ کیجے

اے قافلہ سے کوئی نہرو ان رہو ہے بہ اہل قافراہم اور نہ رستہ میں  
جو موسم سے لڑا اور شہر سے نہ بلبل مالان نہ گلہ نہ گلچہ ہے

ہر زورق اراہے شک اور یار دیوان نہیں ہے جلد سے رنگینی ہے

لکھنیا عناصری لکھ اور غن  
سے سوچ ہی بیٹا کسی واسطہ عکس ہے

مجھے تو بوسا اور سوچ ٹھاپی ہے کافر وہ ظلم ہے جبرم ہی دین

کیونکہ سووی دیکھ کو کوسہی شوقی ہے شہر سے اندر ہے

دل مجھے لکھ کافور فانی ہے کہا ہے نہت الشخس

قل او سنہ کی جگہ پر کھڑے غور  
لعلت میں ملاست پہنکار فرین

جب دیکھوں ہونے کی جگہ اور سرے کو ای

از رزہ ہلال در کتبہ غمگین

الغمت میں بہت افسوس لڑی اور یہی  
او مضمت ہے ان تہوں اور یہی

فرار کے کل ہوئے قتل ادائی کس  
غمزہ خو غوار میں بیٹھ بیٹھ اور یہی

ہوئے آئے لکے پر نوکھا جوفان یا  
امری ابرو مزہ ایک شہرہ اور یہی

عنان میں جاگتی جانیکا مت نام کی  
اساوتیہ یار ایک کثر اور یہی

برص قراطس پر لکینے اوتم ہر قلم

یعنی یہ عر اسے تہوں اور یہی

میں آئے تھو پیر اور یہی  
تو بلا سفیا اس کی اور یہی

یہ کچھ سے زخم مرے نہا کی کب  
دین کی بات ہے ایک اثر اور یہی

لام

سکے مرد واکو بولی کہ بیت رہو کوئی نہائی ہے یہ تیرا ورہی

دان تو تھی ابد از سرخ ہے لٹ شمار تیرے چاہے ہاں تو خدہ تیرے اور ہی

بہمیت تو جلی سے تو تباہی دے

بارے کہی ہاں اگلے لڑتے اور ہی

بازے چھلوں پتر پاؤں صی تمکوں دیکھ لیا جاؤں صی

بیکر قتل نہ گو محکموں فائدہ کیا نہ بچاؤں صی

ہموں محکموں لچاؤں زبان ہو سکا تو اوسے جان لاؤں صی

دکھو لے بیکرے مانلو صاحب پاؤں بس اور نہ پلاؤں صی

کہو نہ وہ تو لے لے کہا دسدم محکموں نہ لے لے صی

ایشنہ کون ہو پلا سدا نہ لے اپنی اٹا ہی نہ لے لے صی

سوچ کر فربہ کیا تم  
 عرنا آئند اور نہی فرماؤ نہی  
 کہہ رہا تھا ہی کہ ہے او  
 بھی اس میں اب محکومہ رساؤ  
 ہوس کہ مال ہے وہ دہی را  
 لو بہتری محکومہ بیکھاؤ  
 ناکہ ہی دم ہے بیان اگی  
 ہے ابھی نشتو محکومہ میرا  
 کمزور مذکور او سے کیا ر  
 و دنگوں کے در سے بدلاؤ  
 مجھے اکثر تو کہا یاورن  
 نے او کے بیکھاؤ ہم کہاؤ  
 تو کہ منہ پہ خیمہ لگاؤ  
 نہیں اس میں اب محکومہ سمجھاؤ  
 اور کو غنیمت و جنت  
 تم ملکہ ہیں کی شراؤ سے

ہم ہوا تو کو تو رہا کسی  
 تو کیے وہاں کے جانے کو

بزم سے حوا و شاد باو حسی سب ہم کچھ اکتانم ہاں سے کسی

جو ہم سے رام سنبھلی وہ کرب ہم کے نذر اور شبنم کے

ہاکی گلشنی لگا کر لہو کی گلزار سب فرشتانہ کین

یہ عطر دو ستر کیے  
کرویم لکڑی اور سحران کے

اکی تم ہر صول بیان کے تم کے یہاں سے بیان سے کسی

ازمانی کے نہ اوکے ریح یہاں کے مفت اپنے جان سے کسی

و روان بد مہی کما ہے کسی وہ کھلے اریکات سے کسی

اکتہ تہہ کھلے بیان شہا بہر اول طلع و شامانہ کسی

یہاں سے منزل کو وہ نہ ان

جو اللہ ہو کہ کاروانے کی

صنم تجہ بر بیوفائی ہو چلے اب یہاں سے ہر سو چلے



صلح کو تباہ کیا اپنے ہم نشین مجھے پہنچا دے صفائی ہو چکا

تو نہ سکندر نہ کاسیرہ وہی اور رسم دلہائی ہو چکا

سکھنے والے بھی اوسکی جگہ اوسکی اپنے رسی ہو چکا

کشت دینی اپنے ای دہقان عشق تخم غم تلے تو ہون ہو چکا

بہر ہوئے ہرگز نہ وہ سرسبز کجہہ بار اوس جی تلای ہو چکا

اس غزل بد کلر لکھہ در یوسف  
یہ تو پیشین سو یاد ہو چکا

نہ اولے جب لڑائی ہو کسی دشمن اپنے خدائی ہو کسی

خافہ ز بیر عاری صبحکے اوس جگہ اپنے زانی ہو کسی

ہمے اور میں ہو اکیٹو ہنگامہ عزیزے اور صفائی ہو کج

تہ لکے کر شیعہ اعیان میں  
ہم نے اسے اس شاعری میں لکھا

نہیں ہمارے غم بڑا تو  
نہیں جو ہے یہی نثران ہو

وہ ہوا تو بولی سب اچھا  
ہو قندہ جہیز شادی ہو

وصل پہاڑی اور سی خوشی  
انکہ کہلنے ہر جہان ہو

(10-1)

تراز لہو سے بڑا رہا  
کہ بدلی ہوئے ہون مہمان نکلتا

عزت اوفات باریہ ابلا تو مت  
سے دل کر اور کسی نہ کیا نکلتا

سے بڑے مہنوئے حالت ام ۹ ظالم  
کئی اسکا کہ ہر ہونکھا ہر نکلتا

کھڑا این منظر شہزادہ کو  
وہ تیرے واسطے کہ این لہذا نکلتا

یہ بھی ملک نہ شہزادہ کو  
کو خوشدہی نکلتا ہر لہذا نکلتا

بہترین عالم کا نور مفتوح ہے کہ جب سے نکلے تو وہ میرا نکلتا  
عزل کردہ سے لکھتے تو اس کو سے تیرے

میرا سر سر انیا تو دم ایجان نکلتا ہے

مرد لہریوں کو نہایت ایک بیان نکلتا  
نئی بنو کھا فاطمہ سے چون میں نکلتا

بہی او بکتر شاہ بیان بکتر شاہ کھنڈ  
ہی حوا شد انکیر سے نکلتا طوفان نکلتا

عجب سے پیر انکیر سے نکلتا سوسو سوسو  
بلانی کو سکا او سکا دریاں نکلتا

نہ نکلتا ہی لہریں دل سے الفجائی  
کوئی ہی انکیر سے پروساہان نکلتا

میرا لہری تو دینی خدا او سکا تو ہیں  
کسی ہونہ کے جگہ انکیر سے نکلتا

خدا بانی سے سہیل کے انکیر کی  
کی جو طہت جگر نکلتا ہو بیان نکلتا

فیشہ بہترین دیوان کے دیار سے

عزل کردہ او سہیل نکلتا وہ انکیر دیوان نکلتا

نہایت

۷۱  
اے ابا دوست جانے وہ سب میرے سمجھائی ہیں بارے ان میرے

کو بھی تو کیا اور نہ کچھ ہو خیال جو آسٹھ ہر مہینے میرے

صاحبوں کیوں کیوں ہیں تنگ تونی آہ پیو افسوس توڑن ہال میرے

دیکھ کر بول اور لیا نہ مول ہا کاکہ منڈا دلیر کی میرے

ہنام ہو صباری وہ مخلو سہی آہ نقصان او سیکانہ کی میرے

کو پہن اوں ایک ہی خبر تہی جان اپنے اے میرے میرے

طوفان تو دیکھتا ہو سیکار ہی غریب لائے وہی ان میرے

میں فخر کا تہا شہد ہوں دیکھا و گزرا می نہ تہا

الف دیکھو لفس تہا تو اسنے ہٹا باغون دلی ہے اند

زنگی دل ہے اگر مطلق ہو

تو ترسناو او کو ایسا کر

مجھ میں خوشی ان کیونکہ سلا بنا کر  
دوڑے کاشی کو سیکر نام در

ایک ہی نام لڑی کہہ کر  
اشغای کمر ملا ہے سر

روشنی چشم لعل و گہر  
درکار نہ مال ہے اور نہ زر

مدہوی دلاہی عجب خبر  
شہادہ بیان اور سفاک کمر

ایعشق خوار تو نہ سادہ در  
طاہر کماں تجھ نہ اس قدر

میں جاؤں کیوں بلای وہ کہہ کر  
مرست کا خوف او کو اور سیکاز

انہی نے خواتین ہی وہ نظر

حاجتال شہادہ اتھو پر

انہی کے دلہا نہیں ہوں یہاں اپنے کے اسکا غمخوار نہیں ہوں

دہ

خوبان جهان مید توان کرد در خوشی ناز اینان شو کرد بر  
ذکر کسی که کلاه و ارجه است پهن کونیز هکونه سر بر آورید

بامروم نیک بد نمی باید بود  
در پایه دیو دد نمی باید بود  
مزدین عاشق خود نمی باید شد  
معز و بعل خود نمی باید بود

ایشم فردا نخه مستور از تو  
میان خجل نکر محمور از تو  
کل باتو بر آید کجا آرد  
کونور زمره دارد و نور از تو

ز حکم قه ما اسمایی باشد  
کارتیو همیشه در آید  
جامی نه از دستش نشیند  
سرایه یزدان و دانه

ایجاد حدیث می شود نهائش میگو  
رواردل من بصدورش میگو  
میگو نه نشان که ملاش کرد  
میگو نه خوش در میانش میگو

تمنای من از عروجی نی  
دستانت الله زندگانی  
در ره شمع غرض شیراز  
بی تکلف لطیف میا بوی

ایکسیری خجسته کمال  
بی تکلف سخن میگوید

تمت در مقام

